﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲۸/ستمبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۳۹
۱۰/رجب ۱۴۲۲ ہجری ☆ ۲۸/تبوک ۱۳۸۰ ہجری شمسی

بچوں کے اچھے نام رکھنا

حضرت ابودرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں قیامت کے روز تمہارے ناموں اور تمہارے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ پس تم اچھے نام رکھا کرو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء)

بینن میں امسال بارہ لاکھ تین ہزار اٹھانوے افراد بیعت کرکے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے

۱۸۲ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ۱۸۳ مساجد کا اضافہ ہوا۔ ۱۸ مزید بادشاہ احمدیت میں داخل ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑے سے برکت ڈھونڈھنے کا ایک روح پرور واقعہ

نائیجر میں امسال چوّن (۵۴) لاکھ چوالیس (۴۴) ہزار افراد نے جماعت میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

۴۸۳ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ۵۱۴ مساجد کا اضافہ ہوا۔ پانچ بادشاہوں نے قبول احمدیت کی توفیق پائی

ٹوگو میں سترہ (۱۷) لاکھ اکہتّر (۷۱) ہزار سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ ۱۵۷ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ اور ۱۵۷ مساجد کا اضافہ

(گزشتہ ایک سال میں دعوت الی اللہ کے ثمرات کے تعلق میں بینن، نائیجر اور ٹوگو میں اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کے ایمان افروز واقعات کا بیان)

(قسط نمبر ۲)

حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز کے بعد دوپہر کے اجلاس میں اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اب مَیں تفصیل سے مختلف ممالک کا اور وہاں کے جو غیر معمولی ایمان افروز واقعات ہیں ان کا ذکر شروع کرتا ہوں۔ سب سے پہلے بینن کی بات کرتا ہوں۔ (اس موقعہ پر سہواً بینن کے ذکر پر مشتمل نوٹس پڑھنے سے رہ گئے اور بینن کے تحت ملک نائیجر کا ذکر شروع ہوگیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اجازت سے بینن والا حصہ اب شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔(مدیر)

بینن (BENIN)

بینن! جہاں گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تاریخ ساز کامیابیاں نصیب ہوئی تھیں اور انہیں آٹھ لاکھ سے زائد بیعتیں پیش کرنے کی توفیق ملی تھی۔ امسال بھی کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری رہا ہے اور انہوں نے مجموعی طور پر بارہ لاکھ تین ہزار اٹھانوے بیعتیں پیش کرنے کی توفیق پائی ہے۔ دورانِ سال ایک سو بیاسی (۱۸۲) مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور الحمد للہ کہ تمام مقامات پر باقاعدہ جماعتیں قائم کردی گئی ہیں۔ ایک سو تراسی (۱۸۳) مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ اٹھارہ (۱۸) انہوں نے تعمیر کی ہیں اور ایک سو پینسٹھ (۱۶۵) بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

گزشتہ سال تک احمدیت میں شامل ہونے والے Kings کی تعداد ۳۹ (انتالیس) تھی۔ امسال مزید اٹھارہ (۱۸) Kings احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور اب احمدی

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

آنحضرت ﷺ کا مشرکوں کے شر سے بچنا اور پہلے سے ان کو اس بارہ میں خبردار کر دینا قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے

اصل حفاظت تو اللہ تعالیٰ کی ہے مگر انسان پابند ہے کہ تدبیر کے ذریعہ اپنی حفاظت کی کوشش کرے

اللہ تعالیٰ کی صفات حافظ اور حفیظ کے متعلق آیات قرآنی، احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۴/ستمبر ۲۰۰۱ء)

(لندن ۱۶/ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی صفات حافظ اور حفیظ کے متعلق قرآنی آیات، احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مضمون کو بیان کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے آیت ﴿اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ﴾ کے تحت علامہ رازیؒ کی تفسیر کے حوالہ سے اس کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ علامہ رازی کہتے ہیں کہ اس کا ایک مطلب اعمال کی جزا تک ان کی نگہداشت ہوتی ہے۔ دوسری تاویل یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے تمہارے شرّ اور مکر سے محفوظ رکھے گا اور یہ بہت عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو کتنے ہی خطرات در پیش ہوئے لیکن جب تک قرآن کریم مکمل نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ آنحضرتؐ کا مشرکوں کے شرّ سے بچنا اور پہلے سے ان کو اس بارہ میں خبردار کر دینا قرآن کریم اور آنحضرتؐ کی صداقت کی دلیل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت کریمہ ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ کے تحت آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان فرمائی کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن کریم خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ حضور نے فرمایا کہ اس حدیث کا تعلق حفاظت سے یہ ہے کہ صحابہ کثرت سے قرآن کریم خود حفظ کرتے تھے اور دوسروں کو بھی سکھاتے تھے۔ حضور نے فرمایا

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

Kings کی کُل تعداد ۵۷ (ستاون) ہو چکی ہے۔ بینن کے دو بادشاہ King of Paraku اور King of Alada جو گزشتہ سال جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے، امسال بھی اس جلسہ میں شامل ہیں۔ ایک خوشخبری یہ بھی ہے کہ بینن کے تمام بادشاہوں نے مل کر King of Paraku کو اپنا پریذیڈنٹ منتخب کیا ہے اور King of Alada کو وائس پریذیڈنٹ منتخب کیا ہے۔

دورانِ سال احمدیت قبول کرنے والے بادشاہوں میں ایک King of Gommey ہیں جن کا تعلق Bariba قوم سے ہے۔ یہ قوم بینن میں سب سے زیادہ ہے۔ یہ بادشاہ نارتھ کے کنگز کی یونین کے سیکرٹری ہیں اور Bariba کلچر اور زبان کے صدر ہیں۔ بیعت کے فوراً بعد ایک ہزار فرانک سیفا چندہ بھی ادا کیا۔ جب انہوں نے میرے ساتھ کنگ آف پاراکو اور کنگ آف الاڈا کا جلسے پر ملاقات کا حال ویڈیو میں دیکھا تو پُرجوش ہو کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ایک دن آئے گا کہ مَیں بھی یہاں ہوں گا اور میرا ہاتھ خلیفۃ المسیح کے ہاتھ میں ہو گا۔

بینن کے ایک اور اہم عیسائی بادشاہ کنگ آف ڈاسا (Dassa) نے احمدیت قبول کی ہے۔ انہیں کنگ آف پورتونووو (Portonovo) نے تبلیغ کی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے شکوہ کیا کہ "کنگ آف پراکو" اور "کنگ آف الاڈا" اتنا کام کر رہے ہیں، آپ میرے پاس دیر سے کیوں آئے ہیں۔ مَیں بھی اتنا کام کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے جہاں کہیں گے، مَیں وہاں آجاؤں گا، صرف ایک فون کر کے دیکھیں۔ بینن کے تمام کنگز کی جنرل اسمبلی اِن کے علاقہ Dassa میں ہے اور یہ کنگ کی اسمبلی کے وزیر خزانہ ہیں۔ اس طرح بینن کی بادشاہت کے اہم ترین ستون احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

حافظ احسان سکندر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب اپریل میں ہم کنگ آف الاڈا کو ملنے گئے تو ان کے محل کی خوبصورتی دیکھ کر حیران رہ گئے جب کہ پہلے ان کا محل اتنا خوبصورت نہیں تھا اس پر کنگ نے کہا کہ یہ سب تبدیلی جو آپ نے دیکھی ہے یہ خلیفۃ المسیح سے ملنے کے نتیجے میں ہے۔ کیونکہ انہوں نے فرمایا تھا کہ اللہ آپ کو روحانی ترقی بھی دے گا اور دنیاوی ترقی بھی دے گا۔ مَیں اُن کی دُعا کی طاقت کا اثر محسوس کر رہا ہوں کیونکہ صرف ایک سال کے عرصے میں جب سے میں خلیفۃ المسیح سے ملا ہوں میرے تمام دشمن، میرے دوست بن گئے ہیں اور اللہ میری تمام مشکلات حل کرتا جا رہا ہے۔

کنگ آف الاڈا (KING OF ALLADA) بیان کرتے ہیں کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھی جو خلیفۃ المسیح نے مجھے دی تھی وہ میں نے ایک دفعہ بھی نہیں اُتاری اور مسلسل پہننے کی وجہ سے میری اُنگلی کچھ خراب ہو گئی۔ ڈاکٹر نے کہا یا تو اُنگلی کٹوالو یا پھر انگوٹھی کٹوالو کیونکہ انگوٹھی اُتارتے ہوئے بہت تکلیف ہوتی تھی اور وہ اُتر نہیں رہی تھی۔ اب انگوٹھی تو میں نہیں کٹوانا چاہتا تھا کیونکہ ڈر تھا کہ کہیں برکتیں کم نہ ہو جائیں اور یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اُنگلی کٹوالوں۔ آخر میں نے جائے نماز بچھایا اور دعا کی: اے خلیفۃ المسیح کے خدا!! انہوں نے مجھے یہ انگوٹھی پہنائی ہے اور میں اسے کاٹنا نہیں چاہتا کہ کہیں برکتیں کم نہ ہو جائیں۔ اس کے بعد میں نے TRY کی تو انگوٹھی آرام سے اُتر گئی اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اس کے بعد ڈاکٹر نے اُنگلی کا علاج وغیرہ کر دیا۔

King of Allada کی Queen کی اعجازی شفا کا واقعہ

یہ کنگ خود بیان کرتے ہیں: میری بیگم یعنی Queen بہت زیادہ بیمار ہو گئیں اور سانس بہت مشکل آنے لگا اور پھر بے ہوش ہو گئیں۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ حالت ٹھیک نہیں ہے اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ میں بہت پریشان ہوا اچانک میرے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کا خیال آیا جو خلیفۃ المسیح نے مجھے عنایت فرمایا تھا۔ اور میری کوئین کے کمرے میں وہ فریم میں موجود تھا۔ میں نے وہ فریم لیا اور اپنی کوئین کے سینے پر رکھ دیا اور خود جائے نماز پر بیٹھ کر ساری رات دعا کرتا رہا کہ اے مسیح موعودؑ کے خدا جس کا یہ کپڑا ہے تو میری Queen کو شفا عطا فرما۔ میں دعا کرتا رہا اور وہ کپڑا مسیح موعود کی برکتوں والا میری کوئین (Queen) کے سینے پر پڑا رہا۔ جب میں دعا سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ Queen نے آنکھیں کھول لی ہیں اور وہ بالکل ٹھیک ٹھاک پہلے کی طرح صحت مند تھی۔ ڈاکٹروں نے دیکھا تو حیران ہو گئے کہ یہ کیسے ہو گیا ہے۔ کہنے لگے کہ یہ تو معجزہ ہے یہ تو ٹھیک ہو نہیں سکتی تھیں۔ میں نے کہا میرے خدا میں کتنی طاقت ہے اور اس کپڑے میں کتنی برکت ہے۔

الٰہی نوشتہ پورا ہوا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایک الہام میں چند دفعہ تکرار اور کسی قدر اختلافِ الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ مَیں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اب اے مولویو! اے بخل کی سرشت والو! اگر طاقت ہے تو خدا تعالیٰ کی ان پیشگوئیوں کو ٹال کر دکھلاؤ۔ ہر یک قسم کے فریب کام میں لاؤ اور کوئی فریب اٹھا نہ رکھو۔ پھر دیکھو کہ آخر خدا تعالیٰ کا ہاتھ غالب رہتا ہے یا تمہارا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی"۔ (تبلیغ رسالت۔ جلد دوم۔ صفحہ ۹۲)

بینن اور ہمسایہ ملک نائیجر کے مابین آٹھ سو باسٹھ کلو میٹر کی ایک مشترکہ HIGH WAY ہے۔ جو ملک کے ساؤتھ سے نارتھ کی طرف جاتی ہے۔ اس ہائی وے کا ۵۷۶ کلو میٹر کا حصہ بینن میں ہے اور بقیہ ۲۸۶ کلو میٹر نائیجر میں ہے۔ امیر صاحب بینن نے یہ خوشخبری دی ہے کہ ہائی وے کے دونوں اطراف 328 شہر، قصبات اور دیہات آباد ہیں اور اللہ کے فضل سے ان سب میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد بارہ لاکھ ترانوے ہزار ۸۲۰ ہے۔ ۳۲۸ جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اور اس علاقہ میں ۲۲۸ چیفس اور KING احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ ۲۳۷ مساجد اپنے اماموں کے ساتھ احمدیت کو عطا ہوئی ہیں۔

بارش کا اعجازی نشان۔ چار ہزار افراد کی بیعت

حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن لکھتے ہیں کہ ذوگوپن تروسی (ZOUGOU PANTROUSSI) نامی گاؤں میں جب ہمارا وفد تبلیغ کیلئے پہنچا تو لوگوں نے ہمارا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے طفیل ہمیں کوئی تازہ نشان دکھائے تا ہمارے دل مضبوط ہوں۔ انہوں نے ہمارے معلم بشابی محمد صاحب سے کہا کہ تم دعا کرو کہ اللہ ہمیں بارش دے۔ ہم تین ہفتوں سے بارش کے منتظر ہیں اور یہ جون کا مہینہ ہے اور ہمیں بارش کی سخت ضرورت ہے اگر دس دن کے اندر بارش ہو گئی تو پھر ہم احمدیت قبول کر لیں گے۔

معلم بشابی محمد نے اسی وقت ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی "اے اللہ تو ان کو اپنا عرفان دے اور ان کو آگاہ کر دے کہ تو ساری طاقتوں والا قدیر خدا ہے اور ان لوگوں نے تجھ سے دس دن کے اندر بارش مانگی ہے مگر میں تجھ سے آج ہی مانگتا ہوں نہ کہ کل"۔ دعا کے بعد ہمارا تبلیغی وفد دوپہر کا کھانا کھا رہا تھا کہ آسمان پر ہر طرف بادل ہی بادل اُمنڈ آئے اور بارش شروع ہو گئی اور تین گھنٹے مسلسل بارش جاری رہی۔ اس معجزہ کو دیکھ کر ہم سب خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے۔ اس نشان کو دیکھ کر امام صاحب ہمارے معلم کے پاس آئے اور کہا خدا کی قسم آپ لوگ خدا کے بندے ہیں۔ یہ کہہ کر امام صاحب ہر طرف گئے اور لوگوں سے کہا کہ یہ لوگ خدا والے ہیں جو آج اس گاؤں میں آئے ہوئے ہیں۔ اور اُسی روز رات ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار ہزار افراد نے بیعت کر لی۔

امیر صاحب بینن بیان کرتے ہیں کہ تیک پارو (TEKPAROU) نامی گاؤں میں ایک بادشاہ نماز نہیں پڑھتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ کبھی نماز نہیں پڑھے گا جب ہم تبلیغ کے لئے وہاں گئے تو امام صاحب نے مطالبہ کیا کہ کچھ ایسا کریں کہ بادشاہ نماز کیلئے آجائے۔ اس پر ہم بادشاہ کے محل میں گئے اور اُسے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کروایا اور بتایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نماز کے قیام کی سختی سے تلقین کی ہے۔ الحمد للہ کہ جب اُسے تبلیغ کی اور نصائح کیں تو اُس نے ساری بات سننے کے بعد کہا کہ آپ کی باتیں سننے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ آپ کا اسلام اُس اسلام سے بہتر اور اچھا ہے جو دوسرے لوگوں کا ہے کیونکہ ان لوگوں نے مجھے ہمیشہ عذاب قبر یا سزا کی باتیں بتائی ہیں جبکہ آپ نے اسلام کو امن کے پیغام کے طور پر میرے سامنے رکھا ہے۔ اس لئے میں آج تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی نماز نہ چھوڑوں گا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ بادشاہ اپنے چھ ہزار سے زائد لوگوں کے ہمراہ احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔

امیر صاحب بینن بیان کرتے ہیں کہ یاؤئی (YAOUI) کے علاقہ میں جب ہمارا وفد تبلیغ کے لئے پہنچا تو سب گاؤں والوں نے ہماری باتوں کی تائید کی مگر وہاں کے معلم نے ہماری سخت مخالفت کی۔ اور اس معلم کی مخالفت کی وجہ سے اس گاؤں میں کوئی بیعت نہ ہوئی۔ ہم وہاں سے واپس لوٹے مگر دعا کرتے رہے کہ اے اللہ تو ہی دلوں کو پھیرنے والا ہے ان کے دلوں کو پھیر دے۔ اس واقعہ کے تین ماہ بعد اس معلم نے رؤیا میں دیکھا کہ اسے کہا گیا کہ تم بیعت فارم پر دستخط کر دو ورنہ خدا کی برکات سے محروم ہو جاؤ گے۔ اس خواب کے بعد اُس نے ہماری تلاش شروع کر دی۔ اپنے گاؤں سے ساٹھ کلو میٹر پیدل چل کر ایک دوسرے گاؤں میں احمدی معلم کے پاس پہنچا۔ اور اپنا خواب سناتے ہوئے کہنے لگا کہ میری بیعت لے لو اور میرے گاؤں چلو۔ اس پر ہمارے معلم نے کہا کہ تمہاری بیعت سب لوگوں کے سامنے لیں گے۔ چنانچہ ہمارا وفد اس کے گاؤں پہنچا تو سارے گاؤں نے جو سات ہزار کی تعداد میں تھے اپنے معلم کے ہمراہ بیعت کر لی۔

امیر صاحب بینن بیان کرتے ہیں کہ: بینن کے نارتھ میں ایک گاؤں OKOUNFO (اُوکُن فُو) ہے۔ وہاں دو لوکل معلمین تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہ سارا گاؤں عیسائی ہے اور صرف ایک ہی مسلمان ہے اور وہ اکیلا ہی اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ ہمارے یہ دونوں معلمین یہاں کے KING کو ملنے اس کے محل چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو محل کے درباریوں نے ان کو روک لیا اور آنے کا مقصد پوچھا۔ ان کے بتانے پر انہوں نے کہا کہ وہ تو عیسائی ہے اور اسلام کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اس لئے ہم آپ کو ملنے نہیں دیں گے۔ اس پر معلمین نے کہا کہ اگر بادشاہ خود ہمیں ملنے سے انکار کر دے گا تو ہم واپس چلے جائیں گے۔ آخر اسے پیغام بھجوایا گیا KING نے شام کو ملنے کیلئے وقت دے دیا۔ دورانِ ملاقات بادشاہ کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ یہ باتیں سُن کر KING نے کہا کہ اسلام کے متعلق میرے ذہن میں جو اعتراضات تھے وہ سب دور ہو گئے ہیں۔ نیز اس نے بتایا کہ آپ کا یہاں آنا معجزہ

باقی صفحہ نمبر ۰ اپر ملاحظہ فرمائیں

عظمتِ انبیاء علیہم السلام اور قرآن مجید

(بائبل اور اس کے مفسرین کی انبیاء علیہم السلام کے احوال کے بیان میں خطرناک لغزشیں)

(ڈاکٹر مرزا سلطان احمد)

(تیسری اور آخری قسط)

حضرت موسیٰؑ پر بائبل کے الزامات کی تردید

بائبل سے گزرتے ہوئے جب پڑھنے والا حضرت موسیٰؑ کے ذکر پر پہنچتا ہے تو یہ خیال کرتے ہوئے کہ چونکہ یہودیت کی ابتدا حضرت موسیٰؑ سے ہوئی تھی اور توریت ان کی طرف منسوب ہوتی ہے ایک موہوم سی امید پیدا ہوتی ہے کہ شاید اب انبیاء پر الزامات لگانے کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔ لیکن جلد ہی یہ خوش فہمی دم توڑ دیتی ہے۔ یہ ناگوار سلسلہ نہ صرف جاری رہتا ہے بلکہ کچھ اور زور پکڑ جاتا ہے۔ مصر میں حضرت موسیٰؑ کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے بائبل آپ پر عمداً ایک قتل کرنے کا الزام لگاتی ہے ۔چنانچہ خروج باب ۲ میں لکھا ہے۔

"اتنے میں جب موسیٰ بڑا ہوا اور باہر اپنے بھائیوں کے پاس گیا اور ان کی مشقتوں پر اس کی نظر پڑی اور اس نے دیکھا کہ ایک مصری اس کے ایک عبرانی بھائی کو مار رہا ہے پھر اس نے ادھر اُدھر نگاہ کی اور جب دیکھا کہ وہاں کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے تو اس مصری کو جان سے مار کر اسے ریت میں چھپا دیا"۔

بائبل کے اس غلط الزام سے متاثر ہو کر بہت سے عیسائی مصنفین نے حضرت موسیٰؑ کی شخصیت کے متعلق اپنے اندازے لگائے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی کے شایان شان نہیں ہیں۔ چنانچہ ایک مصنف یہ تبصرہ کرتے ہیں:

"(حضرت) موسیٰؑ قدرتاً جلد باز اور شدت پسند مزاج کے تھے"۔

(Commentary on the old Testament by Churton,Fuller Davy,Exodus II :12)

اگر حضرت موسیٰؑ کے حالات زندگی پر ایک سرسری نگاہ ڈالی جاتی تو بائبل کی اندھا دھند تقلید میں اس ٹھوکر سے بچا جا سکتا تھا۔ جن حالات کا صبر سے مقابلہ کرتے ہوئے حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو غلامی سے نجات دلائی، ایک جلد باز تو ایسے حالات کا سامنا کر ہی نہیں سکتا۔ جس طرح ان کی قوم بار بار سرکشی دکھاتی رہی اور جس طریق پر حضرت موسیٰؑ نے تحمل سے ان کی راہنمائی فرمائی یہ سب کچھ ایک شدت پسند مزاج رکھنے والے کے بس کا کام نہیں تھا۔

قرآن مجید بھی اس واقعہ کو بیان کرتا ہے لیکن بالکل مختلف رنگ میں اور اس طریق پر بیان کرتا ہے کہ بائبل کے لگائے گئے الزام کی خود بخود تردید ہو جاتی ہے ۔سورۃ القصص میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور (ایک دن) وہ شہر میں ایسے وقت میں آیا کہ لوگ غفلت کی حالت میں تھے۔ اس نے اس شہر کے دو آدمیوں کو دیکھا کہ آپس میں لڑ رہے تھے۔ پس اُس نے جو اُس کی جماعت میں سے تھا اس شخص کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا مدد طلب کی۔ اس پر موسیٰؑ نے اس (دشمن) کو ایک گھونسا مارا اور اس (گھونسے) نے اس کا کام تمام کر دیا"۔(سورۃ القصص آیت ۱۶)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مصری کی موت محض ایک حادثہ تھی ۔اگر کوئی شخص کسی کو عمداً قتل کرنا چاہے تو مُکّا مار کر قتل کرنے کی کوشش بہر حال نہیں کرتا۔ بعض لوگوں کے دماغ میں اس قسم کی بیماری ہوتی ہے کہ کوئی بظاہر معمولی چوٹ ان کی موت کا بہانہ بن جاتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"حضرت موسیٰؑ نے مصری کو صرف تنبیہ کے طور پر ایک مکا مارا۔ ان کا ارادہ قتل کا نہ تھا مگر وہ اتفاقاً مر گیا۔ گو بائبل حضرت موسیٰؑ کو قاتل قرار دیتی ہے مگر قرآن مجید ان کی بریت کرتا ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۴۵)

جب ایک سفر کے دوران حضرت موسیٰ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو اس کے متعلق بائبل کی کتاب خروج کے باب ۳ اور ۴ میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود حضرت موسیٰؑ نے بار بار فرعون کی طرف جانے سے انکار کیا حتی کہ لکھا ہے: "تب خداوند کا قہر موسیٰؑ پر بھڑکا"۔ قرآن مجید اس بات کی تردید کرتا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی کے دوران حضرت موسیٰؑ سے یہ پیار کا کلام فرمایا تھا:

"مت ڈر۔ میرے حضور میرے رسول ڈرا نہیں کرتے"۔(سورۃ النمل آیت ۱۱)

ایک طرف تو بائبل میں جذام کو قابل نفرت مرض قرار دیا گیا ہے اور اس کے مریض سے خاصا سخت برتاؤ کرنے کا حکم ہے۔ دوسری طرف ید بیضا کے معجزے کے متعلق کہا گیا ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ نکال کر دیکھا تو وہ کوڑھ سے برف کی مانند سفید تھا (خروج باب ۴)۔ یہ ایک لایعنی سی بات ہے ۔ایک طرف تو اسے خدا کی طرف سے عطا کردہ معجزہ قرار دیا جا رہا ہے، دوسری طرف اسے ایک ایسی خوفناک بیماری کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے جسے بائبل میں نہایت مکروہ اور ناپاک قرار دیا گیا ہے۔ لیکن قرآن حکیم اس کی تردید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور اپنے ہاتھ کو بغل میں دبا لے۔ جب تو اسے نکالے گا تو وہ سفید ہو گا مگر بغیر کسی بیماری کے۔ یہ ایک اور نشان ہو گا"۔(سورۃ طٰہٰ آیت ۲۳)

دنیا میں سب سے زیادہ شعائر اللہ کا احترام کرنے والے انبیاء خود ہوتے ہیں بلکہ عام انسان ان کو دیکھ کر ہی شعائر اللہ کا احترام کرنا سیکھتے ہیں۔ بائبل میں ایک طرف تو یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ جن تختیوں پر حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے بنیادی احکامات لکھے ہوئے تھے وہ خود خدا کی لکھی ہوئی تھیں (خروج باب ۳۱) اور دوسری طرف یہ بھی لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ پہاڑ سے واپس تشریف لائے اور قوم کو بچھڑے کی پرستش کرتے ہوئے دیکھا تو طیش میں آکر وہ تختیاں توڑ دیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

"اور لشکر گاہ کے نزدیک آکر اس نے وہ بچھڑا اور ان کا ناچنا دیکھا۔ تب موسیٰؑ کا غضب بھڑکا اور اس نے ان لوحوں کو اپنے ہاتھ سے پٹک دیا اور پہاڑ کے نیچے توڑ ڈالا"۔ (خروج باب ۳۲)

ایک عام انسان بھی کسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے کلام کی یہ بے ادبی نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر نبی کے متعلق تو اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس الزام کو دور کرتا ہے۔ چنانچہ سورۃ اعراف آیت ۱۵۱ تا ۱۵۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے وہ الواح نیچے رکھی تھیں اور جب قوم کے شرک پر غصہ کم ہوا تو انہیں پھر اٹھا لیا۔ گویا وہ اس وقت تک سلامت تھیں اور ٹوٹی نہیں تھیں۔

قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ بنی اسرائیل، اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا اعتبار نہ کرنے اور حضرت موسیٰؑ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ارض موعود سے چالیس برس تک محروم رکھے گئے تھے لیکن بائبل یہ بیان کرتی ہے کہ اس سزا اور تاخیر کے ذمہ دار حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ بھی تھے کیونکہ انہوں نے ایک موقع پر خدا تعالیٰ کی تقدیس نہیں کی تھی۔ اور وہ واقعہ دشت صین کا تھا جب ایک موقعہ پر بنی اسرائیل کو پانی کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے حسب عادت حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ پر اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ تب اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت موسیٰؑ نے چٹان کو اپنے عصا سے ضرب دی تو اس سے پانی بہہ نکلا۔

پھر بائبل میں لکھا ہے:

"پر موسیٰؑ اور ہارونؑ سے خداوند نے کہا کہ چونکہ تم نے میرا یقین نہیں کیا کہ بنی اسرائیل کے سامنے میری تقدیس کرتے ۔ اس لئے تم اس جماعت کو اس ملک میں جو مَیں نے ان کو دیا ہے نہیں پہنچانے پاؤ گے"۔ (گنتی باب ۲۰)

بلکہ بائبل تو یہ بھی کہتی ہے کہ حضرت موسیٰؑ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں جب پہاڑ سے ارض موعود کو دیکھ رہے تھے، انہیں پھر یہی بتایا گیا تھا کہ اس موقع پر انہوں نے خدا کی تقدیس نہیں کی تھی اسلئے وہ اپنی زندگی میں بنی اسرائیل کو اس مقام پر نہیں لے جا سکیں گے۔

قرآن مجید اس کے بالکل برعکس مضمون بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنی اسرائیل کو یہ سزا اس لئے ملی تھی کہ انہوں نے دشمن کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے برخلاف ارض موعود میں داخل ہونے سے انکار کیا تھا۔ اور حضرت موسیٰؑ کے سمجھانے پر بھی اپنی نافرمانی پر قائم رہے تھے۔ اس پیشگوئی کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰؑ کو یہ حکم ملا تھا کہ وہ مجرم قوم پر افسوس نہ کریں۔(سورۃ المائدہ آیت ۲۰ تا ۲۷)

اس معاملے میں بائبل میں اندرونی طور پر بھی تضاد پایا جاتا ہے۔ ایک طرف تو حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے اور دوسری طرف بائبل کے ایک اور حصہ کے مطابق بنی اسرائیل کو یہ سزا اس وقت مل چکی تھی جب انہوں نے فلسطین میں داخل ہونے سے انکار کیا تھا اور یہ واقعہ پانی بہنے والے واقعہ سے قبل کا ہے ۔(گنتی باب ۱۴)

حضرت ہارون کی بریت

حضرت ہارونؑ کے ذکر پر پہنچ کر تحریف کرنے والوں کا بغض تمام حدود کو پار کر جاتا ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ شریعت کے احکامات لینے کے لئے پہاڑ پر تشریف لے گئے اور آپ کی واپسی میں کچھ تاخیر ہوئی تو بنی اسرائیل حضرت ہارون کے پاس جمع ہوئے اور ایک دیوتا بنانے کی فرمائش کی ۔چنانچہ بائبل کے مطابق عورتوں کے زیورات جمع کئے گئے اور حضرت ہارونؑ نے خود ان زیورات سے ایک بچھڑا بنایا اور اس بچھڑے کے لئے ایک قربان گاہ بنائی گئی اور پھر جشن شروع ہوا۔(خروج باب ۳۲)

ایک طرف تو بائبل اللہ تعالیٰ کے پاک نبی پر شرک کا الزام لگاتی ہے اور دوسری طرف خود بائبل میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ عین اُسی وقت حضرت موسیٰؑ پر جو خدا کی وحی نازل ہو رہی تھی اس میں حضرت ہارونؑ کی اولاد کو کہانت کا دائمی مقام عطا کیا جا رہا تھا اور ان کے لباس کی معین تفاصیل تک وحی میں اتر رہی تھیں (خروج باب ۲۸)

یہ دونوں باتیں متضاد معلوم ہوتی ہیں ۔خدا کے برگزیدہ نبی پر یہ الزام لگایا گیا تھا اور خود خدا نے اس کی تردید کی اور حضرت ہارونؑ کا مقدس وجود قرآن حکیم کے ذریعہ دنیا کے سامنے ظاہر کیا۔ قرآن مجید کے مطابق حضرت موسیٰؑ کے بعد بچھڑا سامری نے بنایا تھا اور بنی اسرائیل کو کہا تھا کہ یہ تمہارا خدا ہے اور حضرت ہارون نے قوم کو شرک سے روکا تھا اور فرمایا تھا کہ تمہیں اس بچھڑے کے ذریعہ آزمایا گیا ہے اور تمہارا رب تو رحمٰن ہے۔

لیکن قوم اپنی سرکشی پر قائم رہی۔

(سورۃ طٰہٰ آیت ۸۲تا۹۱)

بائبل کے بیان پر بنیاد رکھتے ہوئے عیسائی مصنفین نے بڑی دیدہ دلیری سے حضرت ہارونؑ کی شخصیت پر حملے کئے ہیں جیساکہ ای۔جی۔وہائٹ نے لکھاہے:

"یہ بحران ایک مضبوط فیصلے والے انسان، قوت فیصلہ اور جرأت کا تقاضا کرتا تھا لیکن اسرائیل کے موجودہ راہنما (یعنی ہارونؑ) اس کردار کے نہیں تھے۔انہوں نے ہلکی سی مزاحمت کی۔اس نازک مرحلے پر ان کے تذبذب اور جرأت کے فقدان نے ان کو اور پختہ کردیا"۔

(Patriarchs and Prophets page 302)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"قرآن کریم اور بائبل میں یہ ایک نمایاں فرق ہے کہ بائبل ہمیشہ انبیاء پر گناہ کا الزام لگانے پر دلیر ہوتی ہے مگر ایسے ہر الزام کی قرآن کریم تردید کرتاہے۔ .... یہ کتنا بڑا ثبوت ہے اس بات کا کہ قرآنی تاریخ سچی ہے اور بائبل کی روایات مخدوش۔اگر یہ لوگ جن کا ذکر ہے خدا کے برگزیدہ تھے تو پھر ان سے ان افعال کا ارتکاب نہیں ہوسکتا۔ اور اگر برگزیدہ نہ تھے تو پھر نبیوں میں ان کا ذکر کرنا حماقت ہے۔ عجیب بات ہے کہ وہی باتیں جو بائبل میں نبیوں کی نسبت لکھی ہیں عوام الناس یا پادریوں کے ماں باپ کی نسبت کہی جائیں تو وہ لڑنے مرنے پر تیار ہو جائیں مگر دلیری سے ان باتوں کو نبیوں کی نسبت تسلیم کرلیتے ہیں"۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ۱۳۸)

حضرت داؤدؑ

اللہ کے مقرب بندے

حضرت داؤدؑ کے بنی اسرائیل پر بے شمار احسانات ہیں۔انہوں نے منتشر اور کمزور قبائل کو ایک باوقار قوم اور مستحکم مملکت میں تبدیل کیا لیکن یہود ان پر بھی الزام لگانے سے باز نہیں آئے۔ بائبل میں حضرت داؤدؑ پر یہ گھناؤنا الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے نعوذ باللہ اپنے ایک جرنیل اُوریاہ کی بیوی سے شادی کرنے کے لئے اسے دانستہ محاذ جنگ کے خطرناک مقام پر رکھا تاکہ وہ مارا جائے۔پھر بائبل بیان کرتی ہے کہ ایک نبی ناتن نے حضرت داؤدؑ کے سامنے یہ تمثیل بیان کی کہ ایک آدمی کی ننانوے بکریاں ہیں اور دوسرے کی صرف ایک۔ لیکن ننانوے بکریوں کا مالک دوسرے سے اس کی ایک بکری چھیننا چاہتا ہے۔جب حضرت داؤدؑ نے اسے ظلم قرار دیا تو پھر ناتن نے کہا کہ یہ ظلم کرنے والے تم ہو اور پھر اس ظلم کی سزا بھی سنائی کہ تمہارے خاندان سے کبھی تلوار جدا نہ ہوگی۔

(۲سموئیل باب ۱۱).

قرآن مجید میں بھی یہ تمثیل بیان کی گئی ہے لیکن بالکل جدا پس منظر میں اور یہ گندے الزامات اس میں درج نہیں ہیں۔ قرآن شریف بیان کرتا ہے کہ دو شخص حضرت داؤدؑ کے محل کی دیوار پھلانگ کر اندر آگئے تھے اور انہیں بیدار پایا۔ان میں سے ایک نے کہا کہ میری صرف ایک دنبی ہے اور میرے بھائی کی ننانوے دنبیاں ہیں لیکن یہ مجھے کہتاہے کہ اپنی دنبی مجھے دے دو۔ حضرت داؤدؑ نے فرمایا کہ ایسا کہنے والا ظلم سے کام لیتاہے۔ پھر قرآن کریم بیان فرماتاہے کہ حضرت داؤدؑ نے سمجھ لیا کہ انہیں آزمائش میں ڈالا گیاہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھک گئے اور وہ اللہ کے مقرب بندوں میں سے تھا۔(سورۃ صٓ آیت ۲۲ تا ۲۶)

حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں:

"حقیقت یہ ہے کہ حضرت داؤد کی بادشاہت جب لمبی ہوگئی تو ان کے دشمنوں نے سر اٹھانا شروع کیا اور ان کے دشمن گھر میں کود کر آگئے۔ جب حضرت داؤد کو چوکس پایا تو ڈر گئے کہ ایک آواز پر باڈی گارڈ جمع ہو جائیں گے اور گھبراہٹ میں یہ قصہ گھڑ کر سنایا۔ جس کی تعبیر در حقیقت یہ تھی کہ انہوں نے حضرت داؤد پر یہ الزام لگایا کہ تم طاقتور ہو کر ارد گرد کے غریب قبائل کو کھاتے جاتے ہو حالانکہ وہ تعداد میں تھوڑے ہیں اور تم زیادہ ہو۔ لیکن یہ بات غلط تھی۔ حضرت داؤد کا ملک بہت چھوٹا تھا کہ ان کے ارد گرد قبائل عراق تک پھیلے ہوئے تھے جن کی تعداد حضرت داؤدؑ کے قبیلے کی تعداد سے سینکڑوں گنا زیادہ تھی"۔

(تفسیر کبیر صفحہ ۵۹۸)

حضرت سلیمانؑ

بائبل حضرت سلیمانؑ کو خدا کا نبی تسلیم نہیں کرتی اور صرف ایک بادشاہ کے طور پر پیش کرتی ہے بلکہ ان پر شرک کا الزام لگاتی ہے۔چنانچہ بائبل میں لکھاہے:

"کیونکہ جب سلیمانؑ بوڑھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا جیساکہ اس کے باپ داؤدؑ کا دل تھا کیونکہ سلیمان صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا"۔

(۱سلاطین باب ۱۱)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس الزام کو رد کر کے فرماتاہے: "اور سلیمان کافر نہ تھا بلکہ (اس کے) باغی کافر تھے۔ وہ لوگوں کو دھوکہ دینے والی باتیں سکھاتے تھے"۔(البقرہ ۱۰۳:)

حضرت ایوبؑ

بائبل میں ایک طرف تو یہ بیان کیا گیاہے کہ حضرت ایوبؑ خداتعالیٰ کے برگزیدہ شخص تھے اور حکمت کی باتیں کرنے والے تھے اور دوسری طرف ان سے بے صبری کے ایسے کلمات منسوب کئے گئے ہیں جو کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کے منہ سے نہیں نکل سکتے۔ بائبل کے مطابق ابتلاؤں سے تنگ آکر حضرت ایوبؑ نے اپنے جنم دن پر لعنت کی (ایوب باب ۳)۔اللہ تعالیٰ سے شکوہ کیا (ایوب باب ۱۶) خدا کو نعوذ باللہ بے رحم کہا (ایوب باب ۱۶) بلکہ بائبل میں تو یہاں تک درج ہے کہ جب ان کے دوستوں نے انہیں سمجھایا اور صبر کی تلقین کی تو انہوں نے ان کو بھی ڈانٹا اور بے صبری پر اصرار کیا۔

(ایوب باب ۲۱)

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کا کام ہی اس نوعیت کا ہوتاہے کہ اس کے لئے غیر معمولی شان کا صبر درکار ہوتاہے۔وہ خوفناک سے خوفناک ابتلا میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سر جھکائے رکھتے ہیں ۔ قرآن مجید حضرت ایوب کی بالکل مختلف شخصیت دنیا کے سامنے ظاہر کرتاہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتاہے:

"ہم نے اس (یعنی ایوبؑ) کو صابر پایا تھا۔وہ بہت اچھا بندہ تھا۔ وہ یقیناً خدا کی طرف کثرت سے جھکنے والا تھا"۔(سورۃ صٓ آیت ۴۵)

اور مصائب پر ان کا یہ ردعمل بیان کیا گیاہے:

"اور (تو) ایوب کو (بھی یاد کر) جب اس نے اپنے ربّ کو پکار کر کہا تھا کہ میری حالت یہ ہے کہ مجھے تکلیف نے آ پکڑا ہے اور اے خدا تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے"۔

.(الانبیاء آیت ۸۴)

حضرت عیسیٰؑ

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش پر اور حضرت مریم پر یہود الزامات لگاتے تھے۔ قرآن کریم ان الزامات کی تردید کرتاہے اور ان کی پیدائش کو ایک اعجاز کے طور پر پیش کرتاہے۔

(سورۃ مریم آیت ۲۰۔۲۱ ، آل عمران آیت ۴۸)

دوسری طرف عیسائی ان کی طرف خداتعالیٰ کا بیٹا ہونے کا دعویٰ منسوب کرکے ان کی توہین کرتے ہیں۔ قرآن کریم اس کی بھی تردید کرتاہے اور ان کا صحیح مقام بتاتاہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے طور پر پیش کرتے تھے۔ (سورۃ مریم آیت ۳۱)۔اور صرف اللہ تعالیٰ کا ایک رسول ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور صرف خدائے واحد کی پرستش کی طرف بلاتے تھے۔

(سورۃ المائدہ آیات ۱۱۷ تا۱۲۱)

اس طرح قرآن مجید ایک نگران کی طرح ہے جو بائبل کی غلطیوں کو درست کرتاہے اور انبیاء کے صحیح واقعات دنیا کے سامنے رکھتاہے۔انبیاء پر جو الزامات لگائے گئے تھے انہیں دُور کرتاہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ "قرآن کریم ان لوگوں کے لئے بھی جو پہلے گزر چکے ہیں شرف کا موجب ہے"۔

(سور الانبیاء آیت ۲۵)

اس طرح آنحضرت ﷺ کے احسانات کا دائرہ صرف بعد میں آنے والوں پر ہی حاوی نہیں بلکہ گزشتہ انبیاء پر بھی آپ کا یہ احسان ہے کہ ان پر جو الزامات لگائے گئے تھے آپؐ کے لائے ہوئے پیغام سے وہ الزامات دُور ہو گئے اور دنیا پر ان کا مقدس چہرہ ظاہر ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اور اس وجہ سے ائمہ اور اہل تصوف لکھتے ہیں کہ جن لغزشوں کا انبیاء علیہم السلام کی نسبت خدائے تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے جیساکہ آدم علیہ اسلام کا دانہ کھانا اگر تحقیر کی راہ سے ان کا ذکر کیا جائے تو یہ موجب کفر اور سلب ایمان ہے کیونکہ وہ مقبول ہیں اور دنیا جس بات کو ذنب سمجھتی ہے وہ اس سے محفوظ ہیں اور ان سے عداوت کرنا خدائے تعالیٰ کے حملے کا نشانہ بننا ہے......... ان کی عیب جوئی اور نکتہ چینی میں خیر نہیں ہے اور ہلاکت کے لئے اس سے کوئی بھی دروازہ نزدیک تر نہیں کہ انسان اندھا بن کر محبان اور محبوبان الٰہی کا دشمن ہو جائے"۔

(براہین احمدیہ ،روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۱)

بقیہ: حیرت انگیز شفا کے واقعات
از صفحہ نمبر ۱۲

اولاد نہ ہونے کی وجہ سے مختلف قسم کے علاج کروانے شروع کئے۔ پاکستان میں قیام کے دوران ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ (ربوہ)، ڈاکٹر نصرت صاحبہ (ربوہ) کے علاوہ بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ گھانا میں قیام کے دوران ہومیو پیتھک کے علاوہ ایک انڈین اور ایک انگریز لیڈی ڈاکٹر سے بھی علاج کروایا لیکن کوئی شفا نہ ہوئی۔ خاکسار مع فیملی ۱۹۹۹ء میں گھانا سے انگلستان آیا۔ حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے دوران دعا کی درخواست کی۔خاکسار کی اہلیہ کو ہومیو پیتھک سے کافی دلچسپی ہے۔چنانچہ انہوں نے حضور کی کتاب سے مختلف ادویات کا مطالعہ کیا اور مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیا۔

Sulphur CM کی ایک خوراک۔اگلے ماہ Sepia CM کی ایک خوراک ۔ اس کے بعد تقریباً دو ماہ تک درج ذیل نسخہ استعمال کیا:

،Calc.Phos،Ferrum Phos Lilium Tig. اور Kali Phos تیس طاقت میں اور بھی تیس کی طاقت میں۔اس دوائی کے استعمال کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے شادی کے پونے اٹھارہ سال بعد ۲۳؍فروری ۲۰۰۱ء کو ہمیں بیٹی سے نوازا۔الحمد للہ علیٰ ذالک۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

خطبہ جمعہ

خدا کی بادشاہی ایسی ہے کہ وہ ایک دم میں تمام مخلوق کو فنا کر کے اَور مخلوق پیدا کر سکتا ہے۔

سوسال پہلے کی تاریخ حیرت انگیز رنگ میں اس دور میں دہرائی جا رہی ہے

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۴/اگست ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۴/ظہور ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام منہائم (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ جو سلسلۂ خطبات ہے یہ خداتعالیٰ کی صفت مالکیت کے تعلق میں ہے اور لفظ ملک کے جو مختلف Derivative ہیں ان کے جو مختلف استعمالات قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں وہ اس خطبہ کا بھی موضوع ہیں، اس سے پہلے خطبہ کا بھی موضوع تھے۔

پہلی آیت سورۃ البقرہ نمبر ۱۰۸ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ وَمَالَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَانَصِيْرٍ﴾ کیا تو نہیں جانتا کہ وہ اللہ ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے؟ اور اللہ کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی سرپرست اور مدد گار نہیں۔ (سورۃ البقرہ: ۱۰۸)

اس ضمن میں ایک حدیث ہے حضرت ابی مسعودؓ سے مروی ہے۔ حضرت ابو مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس سے گفتگو شروع کی تو اس کے شانے کانپنے لگے۔ آنحضرتؐ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا اپنے آپ کو قابو میں رکھو۔ مَیں کوئی بادشاہ نہیں۔ مَیں تو ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی۔ (سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب القديد)

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی انکساری کی شان ہے۔ حقیقت میں آپ صرف اللہ ہی کو بادشاہ سمجھتے تھے اور آپؐ کے سامنے جو ڈرتا یا خوف کھاتا تھا اس کو تسلی دیا کرتے تھے کہ مالک ایک ہی ہے اور بادشاہ وہی ہے۔

ایک حدیث اسی تعلق میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے آنحضرت ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان (باریاں) تقسیم کیا کرتے تھے اور (اُن میں) عدل فرماتے اور یہ دعا بھی کرتے: اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے اس چیز میں جس کا مَیں مالک ہوں"۔ یعنی ظاہری طور پر جو بھی عدل کا تعلق ہے وہ مَیں بہرحال روا رکھتا ہوں۔ باریاں مقرر ہیں، ہر ایک کو برابر حصہ دیتا ہوں۔ یہ تو وہ چیز ہے جس کا مَیں مالک ہوں۔ لیکن "جس چیز کا مَیں مالک نہیں بلکہ تُو مالک ہے اُس بارہ میں مجھے ملامت نہ کرنا"۔ (ترمذی کتاب الادب)

اب اس سے مراد یہ ہے کہ دل کا تعلق جہاں تک ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے۔ دل کو چاہے جس کی طرف زیادہ پھیر دے جس کی طرف چاہے کم پھیر دے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ مَیں اگر کسی سے طبعی اور زیادہ محبت کرتا ہوں تو اس میں میرا قصور کوئی نہیں۔ مَیں تو تیرا ادنیٰ چاکر ہوں اور تیرے ہاتھ میں میرا دل بھی ہے جس طرح سب دنیا کے دل ہیں۔ لیکن ظاہری انصاف کا جہاں تک تعلق ہے وہ مَیں ہر طرح سے پورا کرتا ہوں۔

اسی تعلق میں ایک حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیر دیتے تو یہ ذکر کرتے: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی بادشاہ ہے، وہی مستحق حمد و ثنا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کسی مالدار اور طاقتور کو اس کا مال اور اس کی طاقت تجھ سے نہیں بچا سکیں گے اور نہ ہی کوئی فائدہ دے سکیں گے"۔

(مسلم كتاب الصلوٰة باب استحباب الذكر بعد الصلوٰة)

اب ایک اور آیت کریمہ ہے سورۃ المائدہ کی ۴۱ویں آیت ﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اس ضمن میں ایک حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مَیں دوزخیوں میں سب سے آخر پر دوزخ سے نکلنے والے کو جانتا ہوں"۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کا نظارہ دکھایا ہے۔ "نیز اہل جنت میں سے سب سے آخر پر جنت میں داخل ہونے والے کو بھی جانتا ہوں"۔ یہ دونوں ایک ہی چیز کے دو رُخ ہیں۔ جو دوزخ میں سب سے آخر پر نکلے گا وہی جنت میں سب سے آخر پر داخل ہوگا۔ پس جب وہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا، جب وہ دوزخ سے نکلے گا تو رینگتے ہوئے نکلے گا۔ جب وہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا تو اُسے خیال پیدا ہوگا کہ وہ بھر چکی ہے۔ پھر وہ واپس لوٹ جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا کہ اے میرے ربّ! میں نے اُسے بھری ہوئی پایا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُسے فرمائے گا کہ جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ پھر وہ جنت کی طرف جائے گا اور خیال کرے گا کہ وہ بھر چکی ہے۔ پھر واپس لوٹ کر عرض کرے گا کہ اے میرے ربّ! مَیں نے تو اُسے بھرا ہوا پایا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو فرمائے گا کہ جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ تجھے دنیا کے برابر نیز اس سے دس گنا مزید دیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ یا حضورؐ نے فرمایا تھا کہ تجھے دنیا سے دس گنا بڑھ کر دیا جاتا ہے۔ تب وہ شخص کہے گا کہ اے اللہ! تُو مالک الملک ہے، میرا مذاق تو نہ اُڑا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) مَیں نے دیکھا کہ اس پر آنحضرت ﷺ بھی ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ حضورؐ نے فرمایا: پھر کہا جائے گا کہ یہ شخص اہل جنت میں سے سب سے کم درجہ پر ہے۔ کیونکہ سب سے آخر پر داخل ہوا ہے۔

(مسلم، كتاب الايمان)

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الحکم ۳۱/اگست کے حوالہ سے فرماتے ہیں:-

"دنیا کی گورنمنٹ کبھی اس امر کا ٹھیکہ نہیں لے سکتی کہ ہر ایک بی اے پاس کرنے والے کو ضرور نوکری دے گی۔ مگر خداتعالیٰ کی گورنمنٹ کامل گورنمنٹ اور لاانتہا خزائن کی مالک ہے، اُس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ کوئی عمل کرنے والا ہو وہ سب کو فائز المرام کرتا ہے اور نیکیوں اور حسنات کے مقابلہ میں بعض ضعفوں اور سقموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے"۔ (الحکم۔ ۳۱/اگست ۱۹۰۱ء)

مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نوکری کرو گے تو اس کے ہاں جو بھی تم درجہ پاؤ گے مثلاً اس دنیا میں بی۔ اے، ایم۔ اے وغیرہ ہوتے ہیں خدا کے حضور تم جو بھی ڈگری پاؤ گے اس کے بعد نوکری کی فکر نہیں رہے گی۔ تم اسی مقام پر اللہ کے نوکر رکھ لئے جاؤ گے۔

ایک سورۃ الاعراف کی ۱۵۹ویں آیت ہے ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَاالنَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ ۔ (سورۃ الاعراف:

۱۵۹)
تُو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ پس ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول نبیِ اُمّی پر جو اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اُسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

"لوگوں کو کہہ دے کہ مَیں خدا کی طرف سے تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ وہ خدا جو بلا شرکت الغیر آسمان اور زمین کا مالک ہے، جس کے سوا اور کوئی خدا اور قابل پرستش نہیں۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پس اس خدا پر اور اس کے رسول پر جو نبی اُمّی ہے ایمان لاؤ۔ وہ نبی جو اللہ اور اس کے کلموں پر ایمان لاتا ہے اور تم اس کی پیروی کرو تا تم ہدایت پاؤ۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ ۵۶۶۔۵۶۷)

اسی تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"جو مختلف قوموں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا، سوچو تو سہی کس قدر کامل اور زبردست قویٰ کا مالک ہوگا"۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام قوموں کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے ہیں جو اوّل و آخر تمام دنیا پر پھیلی ہوئی ہیں جن میں سے مشرق بھی ہے اور مغرب بھی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر یہ ذمہ داری بے انتہا تھی اور اسی ذمہ داری کے متعلق قرآن کریم اشارہ کرتا ہے کہ ﴿اَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ اس ذمہ داری نے تیری کمر توڑ دی ہے۔ اتنا بوجھ تو نے اٹھالیا اپنے سر پر۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کامل قویٰ کا مالک تھا۔"...... رسول اللہ ﷺ اور آپ کی جماعت کی طرف غور کرو تو پھر کیسا روشن طور پر معلوم ہوگا کہ آپ ہی اس قابل تھے کہ محمد نام سے موسوم ہوتے اور اس دعویٰ کو جیسا کہ زبان سے کیا گیا تھا کہ ﴿اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ اپنے عمل سے بھی کر کے دکھاتے۔ چنانچہ وہ وقت آگیا کہ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴾۔ اس میں اس امر کی طرف صریح اشارہ ہے کہ آپ اس وقت دنیا میں آئے جب دین اللہ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اور عالمگیر تاریکی پھیلی ہوئی تھی اور گئے اس وقت کہ جبکہ اس نظارہ کو دیکھ لیا کہ ﴿يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴾۔"

(الحکم جلد ۵۔ بتاریخ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

تو انشاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدموں کی برکت سے آپ بھی اس جلسہ کے اختتام پر یہی نظارہ ایک دفعہ پھر دیکھیں گے کہ ﴿يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴾ گویا فوج در فوج لوگ دین اللہ یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہوں گے۔

ایک اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس ہے:-

"آنحضرت ﷺ کے ظہور کے وقت تبلیغ عام کا دروازہ کھل گیا تھا اور آنحضرت ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے بعد نزول اس آیت کے کہ ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کی طرف دعوتِ اسلام کے خط لکھے تھے، کسی اور نبی نے غیر قوموں کے بادشاہوں کی طرف دعوتِ دین کے ہرگز خط نہیں لکھے کیونکہ وہ دوسری قوموں کی دعوت کے لئے مامور نہ تھے۔ یہ عام دعوت کی تحریک آنحضرت ﷺ کے ہاتھ سے ہی شروع ہوئی"۔ (چشمۂ معرفت۔ صفحہ ۶۸۔۶۹)

تو یہ دیکھ لیں کہ یہ ایسی کامل دلیل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سب دنیا کو مخاطب کرنے کی کہ اس زمانہ میں مشرقی حکومتوں کے سربراہوں کو بھی آپ نے خط لکھے اور روم کے بادشاہ کو جو مغرب کا حاکم تھا اس کو بھی خط لکھے اور دنیا میں کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں جس نے دنیا کے بادشاہوں کو مخاطب کر کے خط لکھے ہوں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی خاص شان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو وہ خط لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خط بالکل سادہ تھے۔ بسم اللہ سے شروع ہوتے تھے اور سادہ سی دعوت عام تھی کہ قبول کر لو۔ "اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا" تم اسلام قبول کر لو تمہیں بھی سلامتی عطا کی جائے گی۔ تو ان چھوٹے سے تھوڑے سے لفظوں میں بے انتہا رعب تھا۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ نے جب یہ خط دیکھا تو اس کو چوما اور تخت سے نیچے اتر آیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تھوڑے الفاظ میں بھی بہت رعب تھا اور صداقت کی بات ہوتی تھی جو دل سے نکلتی تھی اور دل پر اثر کرتی تھی"۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اب سورۃ التوبہ کی ۱۱۶ویں آیت ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾۔ یقیناً اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی ہے اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔

ایک اور آیت ہے سورۃ بنی اسرائیل کی ۱۱۲ویں۔ ﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ . وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا﴾۔ اور کہہ کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے کبھی کوئی بیٹا اختیار نہیں کیا اور جس کی بادشاہت میں کبھی کوئی شریک نہیں ہوا اور کبھی اُسے ایسے ساتھی کی ضرورت نہیں پڑی جو گویا کمزوری کی حالت میں اُس کا مددگار بنتا۔

اب یہ کمزوری کی حالت میں اس کا مددگار بنتا، اس کا معنی یہ ہے کہ بعض دفعہ انسان دوست بناتا ہے اس لئے کہ مشکل وقت میں وہ کام آئے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ جب دوست بناتا ہے تو اس لئے کہ کسی دوسرے کی جس کو دوست بناتا ہے اس کے مشکل وقت میں اس کے کام آئے۔ تو گویا اس کا دوست بنانا کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ جس شخص کو دوست بناتا ہے اس کی کمزوری کے پیش نظر اس کا خیال رکھتا ہے اور اس کا ولی بن جاتا ہے۔ اس کے بعد آخر پر ہے "اور تُو بڑے زور سے اُس کی بڑائی بیان کیا کر"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اُس کا کوئی بیٹا نہیں اور اس کے ملک میں اُس کا کوئی شریک نہیں اور ایسا کوئی اس کا دوست نہیں جو درماندہ ہو کر اُس نے اس کی طرف التجا کی"۔ (ست بچن صفحہ ۸۹)۔ اب یہی بات جو مَیں بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی دوست نہیں پکڑا کہ اللہ تعالیٰ، نعوذ باللہ، خود درماندہ ہو کر اس کی مدد چاہے بلکہ وہ جب درماندہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی ولایت کی تشریح کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"خدا کی ولایت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اس کو کوئی ایسی احتیاج ہے جیسے ایک انسان کو دوست کی ہوتی ہے یا تھڑ کر کسی کو اپنا دوست بنالیتا ہے۔ بلکہ اس کے معنے (ہیں) فضل اور عنایت سے خدا تعالیٰ کسی کو اپنا بنا لیتا ہے اور اس سے اس شخص کو فائدہ پہنچتا ہے نہ کہ خدا کو۔"

(البدر۔ جلد ۳ نمبر ۱۱۔ بتاریخ ۱۶؍مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۳)

دو آیات کریمہ سورۃ الفرقان سے لی گئی ہیں ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا. الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا﴾ (سورۃ الفرقان آیات ۲، ۳)

بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تا کہ وہ سب جہانوں کے لئے ڈرانے والا بنے۔ وہی جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا اور نہ بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اسے ایک بہت عمدہ اندازے کے مطابق ڈھالا۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"﴿لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا﴾۔ یعنی اس کے ملک میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ وہ سب کا خالق ہے اور اس کے خالق ہونے پر یہ دلیل واضح ہے کہ ہر ایک چیز کو ایک اندازہ مقرری پر پیدا کیا ہے کہ جس سے وہ تجاوز نہیں کر سکتی بلکہ اس اندازہ میں محصور اور محدود ہے"۔ (پرانی تحریریں۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۸)

پس ہر چیز کی ایک ایسی ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ والی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ہر چیز کی ایک حد وسعت ہے۔ اس وسعت سے وہ آگے بڑھ نہیں سکتا اور جو کسی کو پابند کرتا ہے لازماً اس

کی پابندی، پابند کرنے والے کی طرف بھی اشارہ کر رہی ہے۔ کسی نے پابند کیا ہے تو اس کو پابند ہونا پڑا۔
اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"یعنی زمین و آسمان اور جو کچھ اُن میں ہے سب خدا تعالیٰ کی ملکیت ہے کیونکہ وہ سب چیزیں اُسی نے پیدا کی ہیں۔ اور پھر ہر ایک مخلوق کی طاقت اور کام کی ایک حد مقرر کر دی ہے تا محدود چیزیں ایک محدِّد پر دلالت کریں"۔ جو حد لگاتا ہے اس پر جس پر حد لگتی ہے وہ دلیل بن جاتا ہے کہ مجھ پر کوئی حد لگانے والا ہے۔ تو ہر چیز کی ایک حد مقرر کر دی ہے۔ "تا محدود چیزیں ایک محدِّد پر دلالت کریں جو خدا تعالیٰ ہے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ جیسا کہ اجسام اپنے اپنے حدود میں مقید ہیں اور اس حد سے باہر نہیں ہو سکتے، اسی طرح ارواح بھی مقید ہیں اور اپنی مقررہ طاقتوں سے زیادہ کوئی طاقت پیدا نہیں کر سکتے"۔
(چشمۂ معرفت۔ صفحہ ۹)

اب سورۃ الحشر کی ایک آیت ہے ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾
(سورۃ الحشر: ۲۴)

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے۔ امن دینے والا ہے۔ نگہبان ہے۔ کامل غلبہ والا ہے۔ ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

"وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں۔ اگر مثلاً تمام رعیت جلاوطن ہو کر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی۔ ایسا بادشاہ کس پر حکومت کرے گا۔" یا اگر مثلاً تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے تو پھر خراج شاہی کہاں سے آئے اور اگر رعیت کے لوگ اس سے بحث شروع کر دیں کہ تجھ میں ہم سے زیادہ کیا ہے وہ کونسی لیاقت اپنی ثابت کرے"۔ پس دنیا کے بادشاہوں سے اسی قسم کے سوال ہوتے ہیں۔ آج کل بھی پاکستان میں جو حکومت کے مخالف ہیں وہ یہی سوال کر رہے ہیں کہ مشرف صاحب! آپ میں ہم سے زیادہ کیا بات ہے۔ آپ اس قابل نہیں کہ ہمیشہ کے لئے صدر بنیں۔ ہم بھی تو قابلیت رکھتے ہیں۔ تو یہ سوال بھی بادشاہوں سے ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "پس خدا تعالیٰ کی بادشاہی ایسی نہیں ہے۔ وہ ایک دم میں تمام ملک فنا کر کے اور مخلوقات پیدا کر سکتا ہے"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۳)

اب یہ جو بات ہے 'اور مخلوق پیدا کر سکتا ہے' یہ بھی بہت گہری حکمت کی بات ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر موجود ہے اور کئی دفعہ موجود ہے کہ اگر اللہ چاہے تو اے خلق خدا تم سب کی صف لپیٹ دے اور تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق لے آئے جو پھر تم سے بہتر ثابت ہو گی۔ اور ایک جگہ تو فرمایا ہے اگر ایسا ہو تو ایسا ہو سکتا ہے لیکن دوسری جگہ فرماتا ہے کہ ایسا ہو گا اور جب اللہ چاہے گا وہ تم لوگوں کی صف لپیٹ دے گا اور ایک تم سے بہتر مخلوق دنیا میں لے آئے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تمام کلام قرآنی آیات کی تفسیر میں ہے اور قرآنی آیات کے عین مطابق ہے۔

ایک سورۃ الجمعہ کی آیت ہے جو جماعت احمدیہ میں بارہا تلاوت کی جاتی ہے ﴿یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ﴾ (سورۃ الجمعہ: ۲)

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے، قدوس ہے، کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"زمین کے پات پات اور ذرّہ ذرّہ کی نسبت قرآن شریف میں موجود ہے کہ ہر ایک چیز اُس کی اطاعت کر رہی ہے، ایک پتہ بھی بجز اُس کے امر کے گر نہیں سکتا اور بجز اُس کے حکم کے نہ کوئی دوا شفا دے سکتی ہے اور نہ کوئی غذا موافق ہو سکتی ہے"۔ اب یہ جو سوال ہے کہ ایک پتہ بھی بغیر اس کے حکم سے گر نہیں سکتا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر پتہ کو گرنے کا حکم ملتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر پتہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تابع ہے اور اس کے اندر جو بھی کمزوری پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ آخر گر جاتا ہے وہ ایک قانون قدرت کے تابع ہے جس کو وہ ٹال نہیں سکتا۔ پس ہر پتہ اسی کے حکم کے مطابق یا اس کی اجازت کے ساتھ گرتا ہے، اسی کے قانون کے تابع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

کوئی دوا شفا نہیں دے سکتی جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو۔ کوئی غذا موافق نہیں ہو سکتی جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو۔ اب دیکھیں کتنی اچھی سے اچھی غذائیں ہیں بعض لوگوں کو موافق ہی نہیں آتیں۔ بعض لوگ بے حد امیر اور اعلیٰ سے اعلیٰ غذاؤں کو خرید کر استعمال کرنے کی طاقت رکھتے ہیں مگر معدہ ہی اجازت نہیں دیتا۔ صرف دہی پر یا اُبلے ہوئے چاولوں پر گزارہ کر لیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس کی تخلیق میں سے جتنی بھی کھانے کی چیزیں ہیں جب تک اذن نہ ہو اس وقت تک کوئی شخص ان سے پورا استفادہ نہیں کر سکتا اور ان کا لطف نہیں اٹھا سکتا، اپنے زور سے نہیں کر سکتا۔ ایک آدمی بیمار ہو جائے تو وہ انگور جو لوگوں کے لئے بہت نعمت سمجھے جاتے ہیں وہ اس کی متلی کا موجب بن جاتے ہیں۔ وہ برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ انگور کا نام تک لو تو اس کو گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ تو یہ سب خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ اس کے اذن اور حکم کے بغیر اس کی پیدا کردہ غذائیں اپنی ساری لذتیں کھو دیتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔ اور ساری لذتیں بحال ہو جاتی ہیں جب اللہ کا اذن ہو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "پہاڑوں اور زمین کا ذرّہ ذرّہ اور دریاؤں اور سمندروں کا قطرہ قطرہ اور درختوں اور بوٹیوں کا پات پات اور ہر یک جزو اُن کا اور انسان اور حیوانات کے کُل ذرّات خدا کو پہچانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اُس کی تحمید و تقدیس میں مشغول ہیں۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾"۔
(کشتی نوح۔ صفحہ ۲۹)

اب یہاں قابل غور بات یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو غور سے پڑھنا چاہئے تب سمجھ آتی ہے۔ یہاں مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ نہیں فرمایا۔ وہ آیت پیش کی ہے جس میں ﴿مَا فِی السَّمٰوٰتِ﴾ ہے اور "مَا" جو ہے بے جان چیزوں کے متعلق بولا جاتا ہے۔ تو ﴿مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے خواہ وہ تمہیں بے جان دکھائی دیتا ہو یا جاندار ہر صورت میں وہ اللہ تعالیٰ کی تحمید و تقدیس میں مشغول ہے۔ اگرچہ تمہیں ان کی تحمید و تقدیس کی سمجھ نہیں آتی۔

ایک سورۃ التغابن کی دوسری آیت ہے ﴿یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾۔ (سورۃ التغابن: ۲)

اللہ ہی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسی کی سب حمد ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"لوگ یا تو اس واسطے کسی کی فرمانبرداری کرتے ہیں کہ وہ پاک اور مقدس ہے۔ یا اس لئے کہ وہ بادشاہ ہے اگر نافرمانی کریں گے تو سزا دے گا یا اس واسطے کہ وہ ہمارا محسن ہے ہم پر انعام کرتا ہے اس لئے اس کی اطاعت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کی طرف اپنی انہی تین صفتوں کا ذکر فرما کر بلاتا ہے۔ ﴿لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ ...... ملک بھی اسی کا، اور سب خوبیوں کا سر چشمہ بھی وہی اور ہر چیز پر قادر بھی وہی، وہی پیدا کرنے والا، وہی نگرانِ حال۔ پس عبادت کے لائق بھی وہی۔ اگر تم کسی کی اس لئے اطاعت کرتے ہو کہ وہ حسن رکھتا ہے۔ تو یاد رکھو تمام کائنات کے حسن کا سرچشمہ تو وہی ذاتِ بابرکات ہے۔ کوئی خوبی اگر کسی میں ہے تو اس کا پیدا کرنے والا وہی اللہ ہے۔ اسی طرح اگر تم کسی کی اس لئے اطاعت کرتے ہو کہ وہ محسن ہے تو سب محسنوں سے بڑا

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02 35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
EXPORT
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

محسن تو اللہ ہے جس نے تمہارے محسن کو بھی سب سامان اپنی جناب سے دیا۔ اور پھر اس سامان سے تمتع حاصل کرنے کا موقعہ اور قویٰ بھی اسی کے دیئے ہوئے ہیں۔ اگر کسی کی طاعت اس لئے کرتے ہو کہ وہ بادشاہ حکمران ہے تو تم خیال کرو اللہ وہ احکم الحاکمین ہے جس کا احاطۂ سلطنت اس قدر وسیع ہے کہ تم اس سے نکل کر کہیں باہر نہیں جاسکتے۔ چنانچہ فرماتا ہے: ﴿یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ﴾ (الرّحمن: ۳۴)۔ یہ دنیا کے حاکم تو یہ شان نہیں رکھتے۔ جب ان کی اطاعت کرتے ہو تو پھر اس احکم الحاکمین کی اطاعت تو ضروری ہے"۔ (تشحیذ الاذہان۔ جلد ۷۔ نمبر ۵۔ صفحہ ۲۲۹)

اس آیت کی تشریح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں نہیں فرمائی۔ محض اس کا ذکر کیا ہے اور اس کا معنی بہت قابل غور ہے۔ مَیں پہلے بھی کئی بار بیان کر چکا ہوں کہ زمین کے احاطہ سے تو لوگ باہر جاسکتے ہیں راکٹس جاتے ہیں، چاند پر بھی پہنچے ہیں، Mars تک بھی پہنچے ہیں اور اس سے آگے بھی سفر کر رہے ہیں۔ لیکن ﴿اَقْطَارُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض﴾ آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نہیں جاسکتے، کلیۃً ناممکن ہے۔ ﴿اِلَّا بِسُلْطَانٍ﴾ سلطان کہتے ہیں غالب دلیل کو۔ پس غالب دلیل کے ذریعہ، اب سائنسدان جب دور دراز کی خبریں لاتے ہیں۔ کوئی بیس ملین سال سے چلی ہوئی روشنی کی باتیں کرتے ہیں تو کسی دلیل کی بنا پر کرتے ہیں اور غالب دلیل ان کی صداقت کا اعلان کر رہی ہوتی ہے۔ پس زمین و آسمان کی بادشاہت سے ان کی حدود سے کوئی تجاوز نہیں کر سکتا مگر ایک سلطان کے ذریعہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں یہ الہام ہوا۔

"تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مناظرہ مقرر ہوا اور جو باتیں اس نے کیں وہ آپ کو ٹھیک لگیں۔ وہ قرآن وحدیث کے مطابق تھیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر کوئی تعرض نہیں کیا اور تسلیم کر لیا اور اٹھ کر آ گئے۔ محمد حسین بٹالوی کے جو مرید تھے انہوں نے شور مچا دیا کہ مرزا ہار گیا۔ اور کوئی بھی اس کی بن نہیں پڑی۔ مگر آپ چونکہ حق پرست تھے اس لئے حق بات آپ کو تسلیم کرنی پڑی اور آپ نے تسلیم کر لی۔ اتنی بات جو اس نے کہی تھی وہ ضرور سچی تھی۔ اس کے متعلق الہام ہوا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے میری خاطر ایک حق بات کو قبول کیا ہے اور لوگوں کی تضحیک کا نشانہ بنا ہے اور کچھ پروا نہیں کی تو اب مَیں تجھے اتنی عزت دوں گا۔ "تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ پھر فرمایا:

پھر "بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ چونکہ خالصاً خدا اور اس کے رسول کے لئے انکسار اور تذلل اختیار کیا گیا اس لئے اس محسنِ مطلق نے نہ چاہا کہ اس کو بغیر اجر کے چھوڑے۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۲ حاشیہ درحاشیہ۔ تذکرہ صفحہ ۱۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

ایک اور جگہ بادشاہوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"مجھے اللہ جل شانہ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض اُمراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا۔ اور مجھے اس نے فرمایا ہے کہ "مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵۔ تذکرہ صفحہ ۱۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ایک اور جگہ "تجلیات الٰہیہ" میں آپ فرماتے ہیں:

"عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جُوا اٹھائیں گے۔ اور خدا انہیں برکت دے گا"۔

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹ حاشیہ)

اب ایک ۴؍جولائی ۱۸۹۸ء کا الہام ہے اور بہت ہی دلچسپ بات ہے کہ جب یہ الہام مَیں نے پڑھا تو میرا پرانا تجربہ یہی ہے کہ جب ۱۸۹۸ء کا الہام ہو تو ۱۹۹۸ء میں وہ ضرور پورا ہو جاتا ہے۔ یعنی سو سال کے بعد یہ تاریخ دہرائی جاتی ہے اور وہ الہام یہی ہے "مَیں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ یہ بار بار الہام ہوا ہے اور اس موقعہ پر یہ ۴؍جولائی ۱۸۹۸ء کا ہے۔ "یہ وہ سرّ ہے جو مہدی اور عیسیٰ کے نام کی نسبت مجھ کو الہام الٰہی سے کھلا۔ اور پیر کا دن اور تیرھویں صفر ۱۳۱۶ھ تھا اور جولائی ۱۸۹۸ء کی چوتھی تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا"۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۸۔ تذکرہ صفحہ ۳۱۷۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اب مَیں نے پتہ کیا ہے تو واقعۃً ۱۹۹۸ء کو بیس بادشاہ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں پر میرے غور سے جو بات ثابت ہوئی وہ بالکل یہی ہے کہ سو سال پہلے جو الہام ہوئے تھے پورے سو سال کے بعد وہ اسی شان سے پورے ہوئے ہیں۔ اب اس کے متعلق مَیں نے قطعی شہادت لی ہے کہ ۱۹۹۸ء کو بیس بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل ہوئے ہیں۔

پھر ایک اور الہام ہے: "حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ. يُؤْتٰى لَهُ الْمُلْكُ الْعَظِيْمُ وَ تُفْتَحُ عَلٰى يَدِهِ الْخَزَائِنُ وَ تُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا. ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ وَفِيْ اَعْيُنِكُمْ عَجِيْبٌ"۔

(اربعین نمبر ۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۳۔۳۸۴۔ تذکرہ صفحہ ۳۴۳ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اس کا ترجمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کرتے ہیں:

"خدائے رحمان کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ اس کو ملک عظیم دیا جائے گا اور خزانے اس کے لئے کھولے جائیں گے اور تمام زمین اپنے ربّ کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔ یہ اللہ کا فضل ہے"۔

پس یہ ملک عظیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کا عام ہونا ہے جو مشرق اور مغرب میں پھیل رہی ہے اور اس کے عظیم الشان نظارے انشاء اللہ اس جلسہ کے آخر پر آپ دیکھیں گے۔

ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "آریوں کا بادشاہ" بھی ہے۔

"جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن مَیں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ "جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تُو ہی ہے۔ "آریوں کا بادشاہ"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۱۔ تذکرہ صفحہ ۳۸۱ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۱؍جون ۱۹۰۶ء کا ایک الہام ہے:

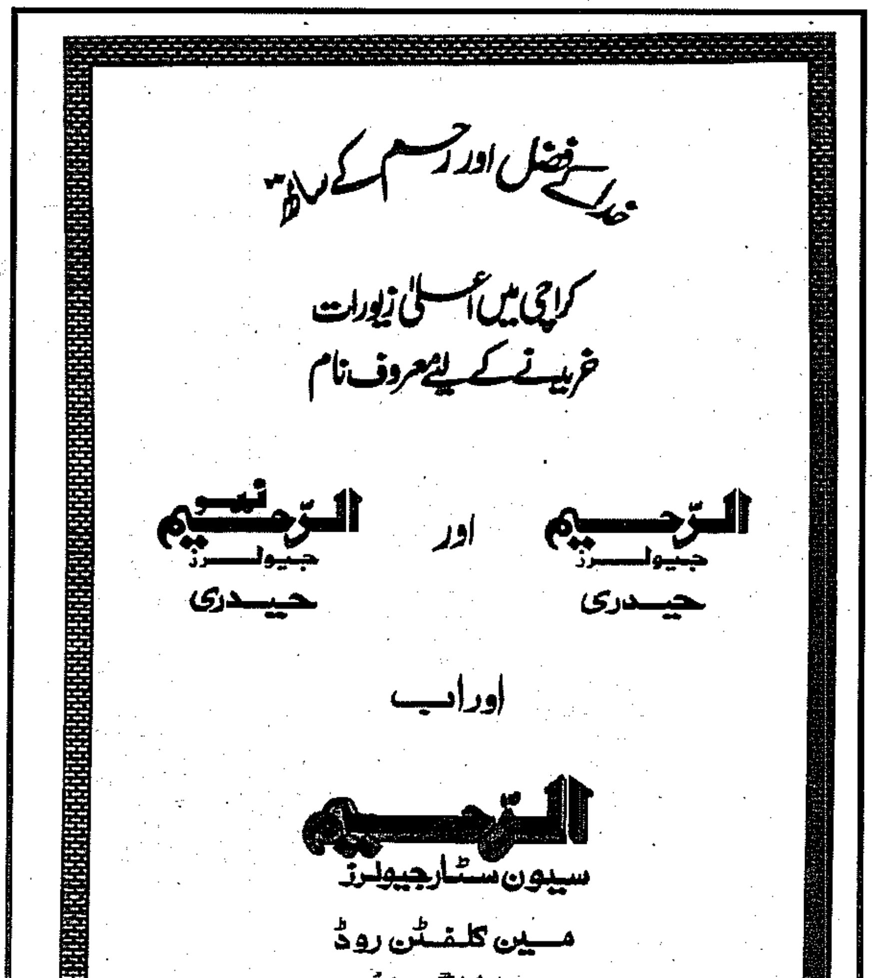

"مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں"۔ اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم مقبول الٰہی ہیں اور بڑے بڑے دعوے کرنے والے موجود ہیں لیکن ان کی کوئی نشانی ساتھ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ جس کو ذوالجبروت قرار دے، بڑے بڑے بادشاہ اس کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور اس کی غلامی میں آنا اپنا فخر محسوس کرتے ہیں۔ پس "مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں"۔

یہاں جرمنی میں بھی میرے علم کے مطابق ایک بیچارہ دماغی فتور میں مبتلا شخص ہے جو اپنے آپ کو زمانے کا مصلح سمجھتا ہے اور چار بھی اس کے مرید نہیں ہیں۔ دو چار ایجنٹ ہونگے شاید باتیں کرنے والے۔ لیکن ساری جرمنی کی جماعت گواہ ہے کہ ایک کوڑی کی بھی اس کی پرواہ کسی کو نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دعویٰ کے ثبوت میں یہاں وہ بادشاہ خدا کے فضل سے آئے ہوئے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اپنی گردن اطاعت جھکا رکھی ہے۔

پھر ہے "اور وہ سلامتی کا شہزادہ کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے"۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ تذکرہ صفحہ ۶۲۶ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اب یہ تو ملوکیت کے متعلق آیات اور الہامات کا میں ذکر کر رہا تھا۔ اب میں کچھ مہمانوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں جو دُور دُور سے یہاں آئے ہیں۔

پہلی تو یہ ہے کہ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور جہاں تک ہو سکے ذکر اللہ کیا کریں۔ باتیں کرنا بھی ایک مجبوری ہے لیکن باتوں سے خیال پھر ذکر اللہ کی طرف جائے اور مسجد میں بیٹھ کر تو ذکر الٰہی بہت ضروری ہے۔

نمازوں کا التزام۔ نمازوں کے علاوہ وقت میں خاموشی سے تسبیحات میں مصروف رہیں۔ اب جو پہریدار ہوں اس وقت تو نماز میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن بہتر یہی ہے کہ ان کے لئے باجماعت نماز کا انتظام کیا جائے اور انہی میں جو اس وقت نماز نہیں پڑھ سکتے کوئی ان کا امیر بن جائے اور ان کا امام بن کر ان کی امامت کروائے۔

تقاریر بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں صرف میری نہیں بلکہ سلسلہ کے دوسرے علماء بھی انشاءاللہ آپ کے سامنے تقریریں کریں گے تو آپ پوری توجہ سے اس طرح جس طرح میری تقریر سنتے ہیں ان کی تقریریں بھی سنیں اور ان کی محنت کو ضائع نہ جانے دیں۔

سلام کو رواج دیں۔ "اَفْشُو السَّلَام" رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے، آتے جاتے، چلتے پھرتے سلام کیا کریں۔ ہمارے حافظ محمد رمضان صاحب ہوتے تھے قادیان میں، ان کو بہت شوق تھا پہلے سلام کرنے کا۔ دُور سے بعض دفعہ کسی بکری، کسی بھینس کی چاپ کی آواز آئے تو فوراً السلام علیکم کہہ دیا کرتے تھے۔ تو بعد میں کسی نے ان سے پوچھا کہ حافظ صاحب یہ کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے پتہ نہیں، مجھے اتنا پتہ ہے کہ جو پہلے سلام کرتا ہے اس کو فائدہ ہوتا ہے۔ تو مجھے پتہ نہیں لگتا، دیکھ نہیں سکتا کہ جانور ہے یا آدمی ہے چاپ سنتا ہوں تو میں سلام پہلے کر دیتا ہوں۔

بڑوں سے ادب سے پیش آئیں اور چھوٹوں کا خیال رکھیں۔ عورتیں پردہ کا خیال رکھیں۔

کھانا ضائع نہ کریں بلکہ کسی بھی قابل استعمال چیز کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اپنے برتن میں اتنا ہی ڈالیں جتنا آپ کھا سکتے ہیں اور برتن خالی کر دیا کریں۔ جو برتنوں میں سے کھانا اٹھا کے پھینکا جاتا ہے یہ ایک بہت ہی بیہودہ رواج ہے۔ آپ نے جہازوں میں سفر کر کے دیکھا ہو گا کتنا کھانا وہاں ضائع جاتا ہے اور وہ سارا ڈسٹ بنز (Dust Bins) میں پھینک دیتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ سمندری جہازوں میں بھی یہی دستور ہے۔ ہوائی جہازوں میں بھی یہی دستور ہے۔ اگر یورپ کا کھانا اور امریکہ کا کھانا جو پھینکا جاتا ہے غریب ملکوں میں تقسیم ہو سکتا ہو تو پورے افریقہ کے لئے ایک سال کی غذا کا موجب بن سکتا ہے۔ تو دیکھو Waste نہ جانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا کتنا بنیادی فائدہ ہے۔

لڑائی جھگڑوں سے پرہیز رکھیں۔ فضول بحثوں میں نہ الجھا کریں۔ کارکنان سے تعاون کیا کریں۔

جہاں تک حفاظت کا تعلق ہے اصل حفاظت تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے مگر میرا تجربہ ہے کہ جب بھی کوئی جلسہ کا وقت قریب آنے والا ہو لوگوں کو بڑی ڈراؤنی خوابیں آتی ہیں اور مجھے لکھ لکھ کر بھیجتے ہیں کہ احتیاط کریں۔ اب میری احتیاط اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے جو حفاظت کرنے والا ہے۔ مجھے قطعاً کوئی پرواہ نہیں کہ خدا کی راہ میں مجھے کیا درپیش ہو لیکن حفاظت کے لئے ایک اصول میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ ہر جلسے پر بیان کیا کرتا ہوں کہ ہر آدمی اپنے گردوپیش پر گہری نظر رکھے اور اگر کسی کو اجنبی دیکھے اور یہ محسوس کرے کہ اس اجنبی میں کچھ غیریت پائی جاتی ہے اس کی آنکھوں سے لگتا ہے کہ خطرہ کا موجب ہو گا اس پر نظر رکھیں۔ اس سے بہتر اور کوئی حفاظتی اقدامات نہیں ہو سکتے۔ اپنے گردوپیش پر نظر رکھیں اور خیال رکھیں کہ کسی قسم کی شرارت نہ ہونے دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کی اغراض میں یہ بھی فرمایا ہے کہ باہمی مؤدت پیدا ہو۔ دور دور سے لوگ آتے ہیں اور آپ کے ملک میں اس وقت سب دنیا سے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے محبت اور پیار سے ملیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حکم کی اطاعت کریں۔

سفر کے متعلق بارہا میں کہہ چکا ہوں کہ احتیاط برتیں۔ اگر نیند غالب ہو تو سفر نہ کیا کریں۔ نوکری جانے کا بھی خطرہ ہو تو نوکری جانے دیں۔ جان نہ جانے دیں۔ اور ہمیں پھر اس کا دکھ پہنچتا ہے۔ مرنے والا تو گزر جاتا ہے لیکن پچھلوں کو اس کا دکھ پہنچتا ہے۔ اس لئے بہت سی چٹیں ایسی کاروں کے سامنے لگائی جاتی ہیں کہ جس میں احتیاط سے سفر کرنے کی تاکید ہوتی ہے۔ جو اللہ کی طرف سے تقدیر ہو اس کا تو کوئی علاج نہیں۔ کاریں پھسل بھی جاتی ہیں۔ دوسرے ڈرائیوروں کی غلطی سے بھی ٹکر لگ جاتی ہے۔ تو جہاں تک تقدیر الٰہی کا تعلق ہے اس سے تو ہرگز لڑا نہیں جا سکتا لیکن جہاں تک احتیاط کا تعلق ہے ہر احتیاط اختیار کرنا انسان کا فرض ہے۔ پھر اپنے معاملے کو تقدیر الٰہی پر چھوڑ دے۔

اس کے بعد ایک آخری نصیحت یہ کرنی چاہتا ہوں کہ جرمنی میں امسال پہلی دفعہ انٹر نیشنل جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا ہے اور بڑی کثرت سے بیرونی ممالک سے لوگ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان میں اکثر کے متعلق جو باہر سے تشریف لائے ہیں مجھے یقین ہے کہ وہ واپس اپنے ملکوں کو جائیں گے۔ خصوصاً مغربی ممالک سے جو آئے ہوئے ہیں ان کو کوئی دلچسپی نہیں کہ وہ جرمنی میں ٹھہریں۔ اور جہاں تک پاکستان سے آنے والوں کا تعلق ہے میں نے اپنی ملاقاتوں کے دوران ان سے دریافت کیا ہے بلا استثناء ہر ایک نے یہ کہا کہ ہم جلسہ کے بعد واپس جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت کو اس بات کا احساس ہے۔ مگر اگر کسی کے دماغ میں یہ فتور ہو کہ ویزا میں نے اپنی کوشش سے حاصل کیا ہے اور میں یہاں رہ کر اسائلم لے سکتا ہوں تو یہ بالکل غلط ہے۔ ہرگز جماعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ خواہ وہ اپنی کوشش سے لیا گیا ہو یا جماعت کی گارنٹی سے لیا گیا ہو جو بھی جرمنی میں اس سال اس جلسہ پر آیا ہے اس کا لازمی فرض ہے کہ وہ جلسہ کے بعد اپنی قانونی حدود کے اندر رہتے ہوئے واپس اپنے ملک میں چلا جائے۔ جتنے دنوں کی اجازت ملی ہے جرمن حکومت کی طرف سے یہ حکومت کا احسان ہے اور اس احسان کی ناشکری ہرگز نہ کریں۔ کیونکہ اس سے جماعت کے وقار کو اور نیک نامی کو بہت دھچکا لگتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ہونا چاہئے۔ مگر اگر خدانخواستہ فرض کریں اتفاق سے کوئی ایسا حادثہ ہو جائے تو اس کے لئے میرے پاس اور تو کوئی ذریعہ نہیں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ یا جرمنی سے چلے جاؤ یا جماعت سے باہر چلے جاؤ۔ اور ایسے موقعہ پر جب کہ جماعت کی ساکھ کا سوال پیدا ہوتا ہے اگر آپ جرمنی سے باہر نہیں جائیں گے تو ہمیشہ کے لئے جماعت سے باہر نکلیں گے۔ بعد میں اس کی معافیاں مانگنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں ہم ہرگز معاف نہیں کریں گے کہ آپ نے حکومت کو دھوکہ دیا اور جماعت کی ساکھ بگاڑ دی۔ اب اس مختصر خطبہ کے بعد میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

ٹریول کی دنیا میں ایک نام
KMAS TRAVEL
پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ
جرمنی بھر سے تمام دنیا میں بالخصوص پاکستان سفر کرنے والوں کے لئے خوشخبری
پی آئی اے، گلف، امارات اور دوسری ہوائی کمپنیوں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت کے لئے پیش پیش۔ ہر قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے سفر کے پروگرام کو قبل از وقت ترتیب دیں اور بکنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ حج اور عمرہ کی بکنگ جاری ہے
رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود
Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-5534658

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ جرمنی از صفحہ نمبر ۲

ہے کیونکہ میرے گاؤں کے سب لوگ عیسائی ہیں لیکن یہ جب بھی کھانے کے لئے کوئی سؤر لاتے ہیں تو وہ گاؤں میں پہنچتے ہی مر جاتا ہے۔ یعنی یہ ایک پاکیزہ گاؤں ہے۔ اس نے ہمارے وفد کو اگلے ہفتے پھر ملاقات کا وقت دیا۔ مقررہ دن معلمین اس سے ملنے کیلئے گئے تو اس ملاقات میں اسے احمدیت کی تبلیغ کی گئی اور نظامِ جماعت کے متعلق سمجھایا گیا۔ بادشاہ نے یہ باتیں بڑے غور سے سنیں۔ آخر پر اسے قبول احمدیت کی دعوت دی گئی۔ KING نے کہا کہ جو باتیں آپ نے کہی ہیں وہ تو سب دُرست اور صحیح ہیں اور مجھے پسند آئی ہیں۔ مگر قبولِ احمدیت کیلئے مجھے اپنے درباریوں اور وزیروں سے مشورہ کرنا ہوگا۔ لہٰذا آپ اگلے منگل کو آجائیں۔ اس دوران تمام احبابِ جماعت کو دعاؤں کی تلقین کی گئی۔ صدقہ بھی دیا گیا اور مجھے بھی انہوں نے دعا کیلئے لکھا۔ چنانچہ منگل کے روز ہمارے یہ معلمین جب KING کو ملنے کیلئے پہنچے تو اس کے درباریوں نے راستہ میں روک لیا کہ ہم تمہیں ہرگز KING سے ملنے نہیں دیں گے۔

اس پر ہمارے وفد نے کہا کہ آج ہم ضرور KING کا فیصلہ سُن کر ہی جائیں گے۔ درباریوں نے جب سختی کی تو ہمارے معلمین پولیس کی مدد سے KING کے محل میں پہنچے تو وہ سب درباریوں اور وزیروں سمیت انتظار کر رہا تھا۔ ہمارے وفد نے کہا ہم آج آپ کا فیصلہ سننے کیلئے آئے ہیں۔ اور بتایا کہ آپ کیلئے دعا کے واسطے ہم نے اپنے خلیفہ صاحب کو بھی خط لکھا ہے۔ لہٰذا آج ہمیں بڑی کامیابی کی امید ہے۔ KING اپنی پوری وجاہت کے ساتھ تمام درباریوں کے سامنے کھڑا ہوا اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اُس نے کہا کہ میرا یہ فیصلہ ہے کہ میں آج سے مسلمان ہوں اور مجھے اسلام پسند ہے اور میں عیسائیت سے توبہ کرتا ہوں۔ خدا میرے گناہ بخش دے۔ نیز آج سے میرا اسلامی نام عبدالسلام ہے اور اس نے باآواز بلند کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ پھر اپنے درباریوں اور وزیروں کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہا کہ میرا فیصلہ تو آپ سب نے سُن لیا ہے مگر اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ میں سے کون کون میرے ساتھ ہے۔ سب درباریوں اور وزیروں نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم اپنے کنگ کے پیچھے ہیں۔ اگر ہمارا کنگ مسلمان ہو گیا ہے تو آج سے ہم سب بھی مسلمان ہیں اور اُسی وقت اس گاؤں کے پانچ ہزار عیسائیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ یہاں اب بہت خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے اور ایک نمازی کی بجائے ۵ ہزار افراد نماز ادا کرتے ہیں۔

حافظ احسان سکندر صاحب امیر بینن بیان کرتے ہیں کہ :GbloGblo (بُلوبُلو) گاؤں بھی بینن کے شمال میں ہے۔ اس گاؤں میں تبلیغ کے نتیجہ میں کچھ مسلمان لوگوں نے بیعت کی اور مسجد بنانے کیلئے ہم سے کہا۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ لوگ مسجد کیلئے زمین تلاش کریں۔ جب انہوں نے اس بارہ میں گاؤں والوں سے دریافت کیا تو مسلمانوں نے کہا کہ وہ کبھی بھی احمدیوں کو یہاں مسجد تعمیر نہیں کرنے دیں گے۔ یہاں تک کہ گاؤں کے چیف نے بھی انکار کر دیا۔ میں نے احمدی دوستوں کی حوصلہ افزائی کی۔ ان کو صبر کی تلقین کی اور کہا کہ وہ دعائیں کریں۔ انشاء اللہ ہم غالب آئیں گے اور مسجد کیلئے زمین ہمیں ضرور ملے گی۔ تقریباً نو (۹) ماہ بعد ایک آدمی علاج کی غرض سے ہمارے ہسپتال میں آیا۔ اس نے ہمارے مشنری ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گاؤں میں بھی ڈسپنسری کھولیں اور اپنا سنٹر بنائیں۔ میں جماعت کو ایک قطعہ زمین بطور عطیہ دوں گا۔ چنانچہ اس آدمی کے ساتھ زمین دیکھنے کیلئے ایک دن مقرر ہوا۔ ہم اکٹھے گئے مجھے بالکل علم نہیں تھا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔ اُس نے بتایا کہ وہ بُلوبُلو گاؤں جا رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے اُس نے ایسی جگہ پلاٹ دیا جو اس جگہ کے بالکل سامنے تھی جس کو دینے سے مسلمانوں نے انکار کیا تھا اور مخالفت کی تھی اور کہا تھا کہ کبھی بھی وہ زمین نہیں دیں گے۔

امیر صاحب بنین بیان کرتے ہیں کہ چاچو (TCHATCHOU) کے علاقہ میں ایک روز ہم تبلیغ کیلئے پہنچے تو لوگوں نے ہم کو بتایا کہ یہاں کے امام صاحب بہت بیمار ہیں اور گذشتہ تین ماہ سے بستر پر ہیں۔ ہم امام صاحب کے گھر گئے اُن کی تیمارداری کی اور پھر جمعہ کی نماز کیلئے مسجد آگئے۔ نماز ادا کی اور بعد ازاں تبلیغ بھی کی۔ تبلیغ کے بعد ہم دوبارہ امام صاحب کے گھر گئے اور ہم نے اُن کی صحت کے لئے دعا کی اور خدا سے التجا کی کہ اے اللہ اگلا جمعہ امام صاحب مسجد میں جا کر ادا کریں۔ ہم نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے گاؤں کے لوگوں سے کہہ دیا کہ انشاء اللہ امام صاحب اگلا جمعہ مسجد میں ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اعجازی نشان دکھایا کہ امام صاحب اگلے جمعہ تک روبصحت ہو گئے اور نماز جمعہ جا کر مسجد میں پڑھائی۔ اس واقعہ کے بعد امام صاحب نے ہمیں گاؤں بلایا اور سب لوگوں سے کہا کہ ان لوگوں کی دعا سے ایک نشان ظاہر ہوا ہے اس لئے یہ لوگ سچے دکھائی دیتے ہیں اس لئے آج سے ہم بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اس طرح یہ امام صاحب اور گاؤں کے تمام لوگ بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو گئے۔

امیر صاحب بینن بیان کرتے ہیں: ایک احمدی گاؤں گنگاموہ (GANGAMOU) سے چند میل کے فاصلہ پر مخالفین کا ایک گاؤں ہے جھکو۔ بالکل ایسے ہی ہے جیسا کہ ربوہ سے چنیوٹ ہے۔ مخالفین کے ایک وفد نے اس احمدی گاؤں میں آکر بہت شور مچایا اور لوگوں کو بھڑکایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کے خلاف زہر اُگلا۔ گاؤں والوں نے ان لوگوں کی ہر بات کو تحمل اور صبر کے ساتھ برداشت کیا اور سُن لیا۔ اُن کی خدمت کی اُن کو کھانا وغیرہ کھلایا اور کہا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اس لئے ہم آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ جب نماز کا وقت آیا تو احمدیوں نے اُن سے کہا کہ ہم نماز پڑھنے اپنی نئی تعمیر شدہ مسجد میں جا رہے ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ آئیں۔ اس پر یہ لوگ بھڑک اُٹھے اور کہنے لگے نہ، نہ ہم کافروں کی مسجد میں کیسے جائیں۔ ہرگز سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ احمدیوں نے پوچھا کہ پھر آپ کیا کریں گے؟ وہ کہنے لگے کہ ہمیں چٹائی دے دیں ہم باہر ہی نماز پڑھیں گے۔ احمدیوں نے کہا کہ چٹائی بھی کافروں کی ہے۔ بہر حال انہوں نے نماز مسجد کے باہر ہی پڑھنا شروع کر دی۔ نماز پڑھنے کے بعد ایک تیز آندھی آئی اور انتہائی موسلادھار بارش شروع ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا کہ یہ لوگ آندھی سے بچنے کے لئے احمدیہ مسجد میں گھس گئے جس کے اندر جانے سے انہوں نے پہلے انکار کیا تھا۔ ساری رات بارش جاری رہی اور یہ لوگ مسجد کے اندر رہے۔ صبح نمازِ فجر کے وقت احمدی نماز کیلئے پہنچے اور ان لوگوں کو اٹھانے کی بڑی کوشش کی ان میں سے کوئی نہ اُٹھا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ اس پر لوگوں نے ان کو ملامت کی اور کہا تم پہلے کہتے تھے کافروں کی مسجد ہے اس میں داخل نہ ہوں گے دیکھو اللہ نے تمہیں زبردستی داخل کروا دیا ہے اور پھر ساری رات اندر ہی رکھا۔ پھر تم ان کو کافر کہتے ہو اور خود تمہارا یہ حال ہے کہ نہ تم نے نمازِ فجر پڑھی ہے اور نہ اذان کی آواز سُنی ہے نہ الصّلوٰۃ خَیْرٌ من النّوم نے تمہیں اُٹھایا ہے۔ اس لئے فوراً اپنے سامان باندھو اور اس گاؤں سے نکل جاؤ اور آئندہ اس طرف کا کبھی رُخ نہ کرنا۔ اللہ نے ہمیں مسجد دی ہے ہم پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتے ہیں اور اللہ نے یہ آندھی اس لئے بھیجی تھی تا تم لوگوں کا اصلی چہرہ ہمیں دکھا سکے۔

نائیجر (Niger)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بینن کے سپرد نائیجر کا ایک ملک ہے جو بہت وسیع ملک ہے اور بہت مشکل معلوم ہوتا تھا کہ نائیجر میں ہمیں کامیابی نصیب ہو۔ بینن جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نائیجر میں تاریخ ساز کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں۔ گذشتہ سال نائیجر کی بیعتوں کی تعداد ساٹھ (۶۰) ہزار تھی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ساٹھ (۶۰) ہزار کے مقابل پر نائیجر کی بیعتوں کی تعداد چون (۵۴) لاکھ چوالیس (۴۴) ہزار ہو چکی ہے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ چکی ہے۔ ایک اور خوشخبری یہ بھی ہے کہ یہاں جماعت کی رجسٹریشن جو نہیں ہو رہی تھی وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہو چکی ہے۔ نائیجر میں دورانِ سال تبلیغی مہمات کے دوران ۴۸۳ نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ ۵۱۴ بنی بنائی مساجد اپنے اماموں سمیت جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ ۱۱۸ چیفس نے احمدیت قبول کی ہے اور پانچ KINGS نے بھی قبولِ احمدیت کی توفیق پائی ہے۔

ٹوگو (TOGO)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ ملک بھی بینن کے ماتحت ہے۔ TOGO بھی ان ممالک میں سے ہے جہاں گذشتہ سال جماعت کو عظیم الشان کامیابیاں عطا ہوئیں اور جماعت نے بارہ (۱۲) لاکھ سے زائد بیعتیں پیش کرنے کی توفیق پائی تھی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابیوں کا سلسلہ غیر معمولی طور پر آگے بڑھا ہے۔ اور انہوں نے سترہ (۱۷) لاکھ اکہتر (۷۱) ہزار سے زائد بیعتیں پیش کی ہیں۔ ۱۵۷ نئے مقامات میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ۱۵۷ بنی بنائی مساجد اپنے اماموں کے ساتھ احمدیت کو عطا ہوئی ہیں۔

TOGO میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی پہلی مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ یعنی وہ مسجد جو انہوں نے خود بنائی ہے ورنہ بنی بنائی مسجدیں ملی ہیں۔

محترم امیر صاحب بینن تحریر کرتے ہیں: TOGO کے نارتھ کے علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تیزی سے پھیل رہی ہے۔ مخالفین ہمارے داعیان الی اللہ کی تبلیغ میں روکیں ڈالتے رہے اور انہوں نے علاقہ کے گورنر کے پاس شکایت کی کہ احمدیوں کو یہاں تبلیغ کرنے سے روکا جائے۔ اس پر گورنر نے ایک دن ہمارے نمائندگان کو بُلایا۔ وہاں پہلے سے مخالفین بھی موجود تھے۔ گورنر نے کہا جب آپ ایک قرآن اور ایک نبی کو مانتے ہیں پھر اس قدر اختلاف کیوں ہے۔ اس پر مخالف علماء نے اپنا پورا زور لگایا۔ ہمارے مبلغین نے صحیح حقیقت گورنر کے سامنے پیش کی۔ اس پر اُس نے ہمارے مبلغ کو کہا کہ آپ نے اسلام کا جو تعارف کرایا ہے میں اُس سے بہت خوش ہوں۔ کیا آپ مجھے اپنی کچھ کتب مہیا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کو کتب مہیا کر دی گئیں۔ چند ماہ بعد اس نے ہمارے مبلغ کو پیغام بھیجا کہ میں نے تمام کتب پڑھ لی ہیں۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ احمدی ہونے کیلئے ایک فارم پُر کرنا پڑتا ہے جس کو بیعت فارم کہتے ہیں۔ وہ فارم میرے لئے لے کر آؤ میں احمدیت میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نے بیعت فارم پُر کیا اور کہا میں آج سے احمدی ہوں کیونکہ احمدیت کے علاوہ اسلام پر عمل کرنے کا کوئی رستہ نہیں۔ اس واقعہ کے چند دن کے بعد TOGO کے ایک دوسرے گورنر نے احمدیت قبول کر لی۔ اور اب تک ان دونوں گورنروں کے علاقہ میں آٹھ (۸) لاکھ سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

باقی اگلے شمارہ میں

جماعت احمدیہ تنزانیہ اور طبی خدمات

(ڈاکٹر حافظ فضل الرحمن بشیر - موروگورو، تنزانیہ)

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کی طرف سے طبی سہولیات فراہم کرنے کا باقاعدہ آغاز ۱۹۸۸ء میں ہوا جب حضور پرنور نے مشرقی افریقہ کا دورہ فرماتے ہوئے سرزمین تنزانیہ کو بھی قدم بوسی کا شرف عطا فرمایا۔ ستمبر ۱۹۸۸ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے موروگورو ٹاؤن میں تنزانیہ کے پہلے احمدیہ ہسپتال کا سنگ بنیاد نصب فرمایا اور اہل تنزانیہ کو جدید طبی سہولیات مہیا فرمانے کا اعلان فرمایا۔ عمارت کی تکمیل پر ملک کے وزیراعظم نے اس کا افتتاح فرمایا اور حضور کی طرف سے دیئے گئے وعدہ کی بہت جلد تکمیل پر بے حد شکریہ ادا کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

موروگورو ہی میں جماعت کے دوسرے کلینک کا افتتاح بھی حضور انور نے اسی روز فرمایا۔ یہ کلینک ٹاؤن کے مرکز میں واقع احمدیہ بلڈنگ میں شروع کیا گیا اور ابھی تک اپنی عاجزانہ خدمات پیش کر رہا ہے۔ جس ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا گیا وہ ٹاؤن سے چھ کلومیٹر دور کیہونڈہ کے علاقہ میں واقع ہے جو ٹاؤن کونسل ہی کا حصہ ہے۔

جن ڈاکٹر صاحبان کو ۱۹۸۸ء سے اب تک تنزانیہ میں طبی خدمات کی توفیق ملی یا مل رہی ہے ان کے نام یہ ہیں:

مکرم ڈاکٹر خالد احمد عطاء صاحب، مکرم ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب، مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب، لیڈی ڈاکٹر مکرمہ فوزیہ شریف صاحبہ، لیڈی ڈاکٹر مکرمہ امتہ الشکور صاحبہ، خاکسار ڈاکٹر فضل الرحمن بشیر، مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب۔

جولائی ۲۰۰۰ء تا جون ۲۰۰۱ء کے عرصہ کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:

احمدیہ ہسپتال کیہونڈہ کا احیاء نو:

امسال اس ہسپتال کی سہولتوں کو بہتر بنانے اور ان سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کی غرض سے مکرم امیر صاحب کی ہدایات و راہنمائی میں منصوبہ تیار کیا گیا۔ اس منصوبہ کا اعلان مکرم مظفر احمد صاحب درّانی امیر جماعت تنزانیہ نے پچھلے سال نومبر میں علاقے کے معززین کی موجودگی میں کیا جنہوں نے اس پر بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے فوری بعد ہسپتال میں ۲۴ گھنٹے کی سروس شروع کی گئی اور مرحلہ وار پہلے سے موجود مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کو ہر لحاظ سے بہت بہتر بنایا گیا۔ اس میں مندرجہ ذیل Units شامل ہیں:

(۱) O.P.D، (۲) In-Patients، (۳) Surgical Facilities، آپریشن تھیٹر میں تمام ضروری سامان مہیا کیا گیا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر و بیشتر چھوٹے بڑے آپریشن کئے جا رہے ہیں۔

(۴) Dental Unit، (۵) MCH Services، (۶) Ambulance Facilities، (۷) Cardiology Unit، (۸) Gynaecology & Obstetric Services.

الحمد للہ کہ علاقہ بھر میں ہسپتال میں موجود سہولتوں سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور خواص و عوام نے کھلے دل سے جماعت کی خدمات کی تعریف کی ہے۔

ڈاکٹر رشید احمد صاحب کی آمد:

شروع ہی سے اس ہسپتال کا انتظام ٹاؤن کلینک کے سپرد تھا اور ڈاکٹر انچارج کے ذمہ دونوں ہسپتالوں کی نگرانی کا کام تھا۔ امسال اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ کیہونڈہ ہسپتال کے لئے علیحدہ ڈاکٹر کی تعیناتی کی جائے تاکہ ہسپتال کی براہ راست نگرانی ہو سکے۔ چنانچہ پاکستان سے مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ستمبر کے آخری ہفتہ میں تشریف لے آئے اور ہسپتال کا چارج سنبھالا۔

ڈاکٹر کے لئے رہائش گاہ کی تعمیر:

بہت بڑی کامیابی جو محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم، حضور ایدہ اللہ کی شفقت اور مکرم امیر صاحب تنزانیہ کی ذاتی توجہ اور دلچسپی سے حاصل ہوئی۔ وہ ہسپتال کے اندر ڈاکٹر کے لئے رہائش گاہ کی تعمیر ہے۔ ہسپتال کی تعمیر کے ابتدائی منصوبے میں اسے شامل نہیں کیا گیا تھا جس کی وجہ سے بعض مسائل کا سامنا تھا۔ الحمد للہ کہ یہ رہائشگاہ مکمل ہو چکی ہے اور ڈاکٹر صاحب موصوف اس میں قیام پذیر ہیں۔ تعمیراتی نقطۂ نظر سے یہ ایک پائیدار، خوبصورت اور نفیس بلڈنگ ہے اور جماعت احمدیہ تنزانیہ کی پراپرٹی میں ایک قابل قدر اور قابل تعریف اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور جماعت کو اس سے فوائد عطا فرمائے۔ آمین۔

جدید سہولتوں کی فراہمی:

امسال موروگورو ٹاؤن میں واقع ہمارے ہسپتال میں الٹراساؤنڈ مع پرنٹر اور ECG کی سہولیات مہیا کی گئیں۔ اس سلسلہ میں مکرم امیر صاحب کی جدوجہد قابل تعریف ہے۔

ان سہولیات کی فراہمی سے ہسپتال پر عوام کے اعتماد اور نیک نامی میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ موروگورو ریجنل ہسپتال کے چیف گائناکالوجسٹ سرکاری ہسپتال سے اپنے مریضوں کے الٹراساؤنڈ کے لئے ہمارے ہسپتال کو ترجیح دیتے ہیں۔ متعدد بار ایسا ہو چکا ہے کہ گورنمنٹ ہسپتال سے دی گئی الٹراساؤنڈ رپورٹیں غلط نکلیں اور اصل رزلٹ خاکسار کی طرف سے جاری کردہ رپورٹ کے مطابق تھا۔

موروگورو میں واقع زرعی یونیورسٹی میں کام کرنے والی ایک خاتون جو حاملہ تھیں کی Membranes پھٹنے کی وجہ سے بہت سا Amniotic Fluid ضائع ہو گیا۔ ریجنل ہسپتال میں الٹراساؤنڈ کرنے کے بعد بچے کو مردہ قرار دے دیا گیا اور مریضہ کو ہسپتال میں داخل کر کے Artificial Induction کی کوشش بھی کی گئی۔ مریضہ کے رشتہ دار اس علاج سے مطمئن نہ تھے۔ چنانچہ وہ اسے ہمارے ہسپتال میں لائے۔ خاکسار نے الٹراساؤنڈ کیا تو Amniotic Fluid کی بہت کم مقدار کے باوجود بچہ زندہ تھا۔ چنانچہ مریضہ کو صورت حال سے آگاہ کر کے گھر پر مکمل آرام کا مشورہ دیا گیا۔ پچھلے ماہ خدا کے فضل و کرم سے نارمل ڈلیوری کے ذریعہ بچے کی پیدائش ہوئی جسے وہ لے کر کلینک پر آئی اور بے حد شکریہ ادا کیا۔

اسی طرح ایک خاتون کو Abdominal Induction کی وجہ سے سرکاری ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ الٹراساؤنڈ جو گورنمنٹ ہسپتال اور ایک دوسرے پرائیویٹ ہسپتال سے کروایا گیا ان دونوں رپورٹوں میں اسے Ascities قرار دیا گیا اور اسی حساب سے اس کا علاج کیا جا رہا تھا۔ بعد ازاں اس مریض کو الٹراساؤنڈ کے لئے خاکسار کے پاس بھجوایا گیا۔ معائنہ کے بعد پتہ چلا کہ دراصل وہ بہت بڑی Ovarian Cyst تھی جس نے پورے پیٹ کو اپنے سائز کی وجہ سے بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ اس رپورٹ کے مطابق ریجنل گائناکالوجسٹ نے مریضہ کا آپریشن کیا اور ۲۰ کلوگرام وزنی Cyst نکالی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا الٹراساؤنڈ یونٹ اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ باقاعدہ Printed Report جاری کی جاتی ہے جبکہ باقی ہر جگہ سادہ کاغذ پر مبہم الفاظ میں نامکمل رپورٹ دی جاتی ہے۔

ممبر آف پارلیمنٹ کا آپریشن:

موروگورو ریجن سے تیسری مرتبہ منتخب ہونے والے ممبر آف پارلیمنٹ Mr.Semindu Pawa تمام سرکاری سہولتیں چھوڑ کر اپنے آپریشن کے لئے ہمارے ہسپتال تشریف لائے۔ چنانچہ ان کا آپریشن کیا گیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ سات روز تک ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد انہیں ڈسچارج کیا گیا۔ اس دوران اعلیٰ حکومتی شخصیات نے ان کی عیادت کی اور ٹیلی ویژن پر پہلی خبر کے طور پر اسے نشر کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر رشید احمد صاحب انچارج کیہونڈہ ہسپتال کا انٹرویو بھی نشر کیا۔ محترم پاوا صاحب جماعت احمدیہ کی خدمات کے معترف ہیں اور ارادت رکھتے ہیں۔ ہسپتال سے ڈسچارج کے وقت انہیں جماعتی کتب تحفہ کے طور پر دی گئیں۔

ٹیلی ویژن پروگرام:

ٹیلی ویژن انتظامیہ کی طرف سے خاکسار اور ڈاکٹر رشید احمد صاحب کو "صحت عامہ" کے موضوع پر ہیلتھ پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ "ٹائیفائیڈ" پر ایک گھنٹے سے زائد پروگرام جو ہم دونوں ڈاکٹروں کے تفصیلی انٹرویو پر مشتمل تھا پیش کیا گیا جسے عوام اور طبی حلقوں میں سراہا گیا۔ اب تک اسے تین دفعہ پیش کیا جا چکا ہے۔ اس طرح ریڈیو پر بھی یہ پروگرام کئی بار نشر کیا گیا۔

عوام کے اعتماد میں اضافہ:

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال عوام و خواص میں ہمارے ہسپتال کے بارہ میں بہت اعتماد پیدا ہوا ہے اور نیک شہرت میں اضافہ ہوا ہے۔ باہر کے شہروں سے آنے والے متعدد اجنبی افراد نے شہر میں لوگوں کے جذبات سے ہمیں آگاہ کیا۔ ریجن کے پانچ میں سے تین ممبر آف پارلیمنٹ ہمارے ہسپتال سے منسلک ہیں۔ متعدد سرکاری افسران علاج کی غرض سے تشریف لاتے ہیں۔ اسی طرح ریجنل کمشنر صاحب اور ان کی فیملی علاج معالجہ کے لئے ہمارے ہسپتالوں میں رجسٹرڈ ہیں۔ ریجنل کمشنر صاحب اثر و رسوخ کے مالک ہیں اور صدر مملکت تنزانیہ کے دست راست سمجھے جاتے ہیں۔ اس سے قبل وہ صدر کی کابینہ میں وزیر بھی رہ چکے ہیں۔

خدمت خلق:

Kilosa گاؤں میں متحارب فریقوں کی لڑائی اور آتشزدگی میں کم از کم چالیس افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ اس موقعہ پر ممبر آف پارلیمنٹ مسز شیمیم پارکر کی خصوصی درخواست پر ہسپتال کی طرف سے ایک لاکھ چار ہزار شلنگ کی ادویات متاثرین کے لئے عطیہ میں دی گئیں۔ ڈسٹرکٹ کمشنر کیلوسا نے متعدد جگہوں پر اپنے خطاب میں شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح متعدد اخبارات میں بھی اس امداد کی خبر دی گئی۔

☺......☺......☺

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ کینیڈا
از صفحہ ۱۶

پر دنیا بھر کی معروف اور مقبول زبانوں میں تراجم کے عظیم الشان منصوبے اور ترقی کا جائزہ پیش فرمایا۔

مستورات کے پہلے اجلاس میں مکرم نواب منصور احمد خان صاحب کا افتتاحی خطاب مردانہ جلسہ گاہ سے ٹی وی سیٹ کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔ افتتاحی خطاب کے بعد لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی صدر محترمہ امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی مختصر تاریخ بیان کی۔

اجلاس شبینہ

شام کے وقت مسجد بیت الاسلام ٹورنٹو میں نو مبائعین کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے فرمائی۔ مکرم ڈاکٹر خیر الباہری صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد نو مبائعین نے قبول احمدیت کے ایمان افروز اور دل گداز واقعات بیان کئے۔

دوسرا دن

دوسرا اجلاس صبح دس بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب نے کی۔ اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب، مشنری ویسٹرن کینیڈا، مقیم کیلگری کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین جلیل القدر صحابہ حضرت منشی اروڑے خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سید سرور شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و سوانح کے نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔

دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمن صاحب کی تھی۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام کی سیرت میں سے ذوق عبادت اور مالی قربانی کے موضوع پر نہایت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔

ان دو تقاریر کے بعد واقفین نو بچوں نے مل جل کر ایک ترانہ پیش کیا۔

ترانہ کے بعد مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے جلسہ سالانہ کے پاکیزہ اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس کا ارشاد مبارک پیش کیا جس میں اس دار فانی سے رخصت ہو جانے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی تحریک کی گئی ہے۔ اس کے بعد مکرم شیخ صاحب موصوف نے دوران سال کینیڈا میں وفات پا جانے والے مرحومین کے اسمائے گرامی مع تاریخ وفات پڑھ کر سنائے۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی تحریک کی۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غرباء سے حسن سلوک کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی حیات طیبہ سے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا آپ نے 'سیرت آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ' کے موضوع پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے احباب و خواتین کو توجہ دلائی کہ دعوت الی اللہ کا فریضہ اتنا اہم اور ضروری ہے کہ نہ صرف قوموں کی بقا اور سلامتی کا راز اس میں مضمر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور فرمایا کہ اس سے انسان کے نفس کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ روحانی مدارج میں ترقی حاصل کرتا ہے اور اس کے طفیل لقائے باری تعالیٰ نصیب ہوتا ہے۔

مستورات کے دوسرے اجلاس میں محترمہ عالیہ خلیفہ صاحبہ اور محترمہ امتہ الرفیق ظفر صاحبہ نے حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پر روشنی ڈالی۔

ان کے بعد محترمہ میاں سحر محمود صاحبہ اور محترمہ عطیہ شریف صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے حضرت ام المومنین ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ بیان کی۔

سیرت و سوانح کے تذکرے کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا اور مکرم نواب منصور احمد خان صاحب کے ایمان افروز خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے ٹی وی سیٹ کے ذریعہ براہ راست نشر ہوئے۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس شام ساڑھے چار بجے شروع ہوا۔ جس کی صدارت مکرم مولانا ابراہیم بن یعقوب، امیر و مشنری انچارج ٹرینیڈاڈ نے کی۔ اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔

تیسرے اجلاس میں خاص طور پر "مسیح آچکا ہے" کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی۔ چنانچہ مکرم عطاء الواحد صاحب نے بائبل کی روشنی میں مسیح کی آمد، مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے قرآن مجید کی روشنی میں مسیح کی آمد کے موضوعات پر نہایت علمی، ٹھوس اور تحقیقی مقالے پیش کئے۔

اس خصوصی موضوع کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مشنری مسس ساگا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر سیرت اور مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، مشنری ایسٹرن ریجن، کینیڈا مقیم آٹواہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئیوں کے موضوعات پر حاضرین سے خطاب کیا۔

اس اجلاس کی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے مستورات کے جلسہ گاہ میں براہ راست ٹی وی سیٹ کے ذریعہ سنی اور دیکھی گئی۔

سوال و جواب کی ایک خصوصی مجلس

معزز مہمانوں کے شامیانے میں عشائیے کے دوران سوال و جواب کی ایک خوبصورت اور دلچسپ محفل منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مکرم عطاء الواحد صاحب اور مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے غیر از جماعت معزز مہمانوں کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے۔ یہ مجلس اتنی دلپذیر تھی کہ اسی وقت ایک خاندان نے اپنے بچوں سے سمیت احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔

تیسرا دن
چوتھا اور آخری اجلاس

یہ اجلاس صبح دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، قصیدہ اور نظم کے بعد مکرم مولانا ابراہیم بن یعقوب صاحب، امیر و مشنری انچارج ٹرینیڈاڈ نے افریقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کے موضوع پر خطاب کیا۔

اس تقریر کے بعد تقسیم انعامات اور علم انعامی کی تقریب شروع ہوئی۔ مکرم سید مکرم نظیر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا مختصر تعارف پیش کیا اور بتایا کہ حسن کارکردگی کی بنا پر مجلس خدام الاحمدیہ ویسٹن ساؤتھ علم انعامی کی مستحق قرار پائی جب کہ مجلس خدام الاحمدیہ وینکوور دوئم اور مجلس خدام الاحمدیہ سکاربرو سوئم قرار پائی۔ چنانچہ مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے اول آنے والی مجلس کے قائد کو علم انعامی اور دوم و سوم آنے والی مجالس کے قائدین کو انعامات عطا فرمائے۔

معزز مہمانوں کے خطابات اور پیغامات تہنیت

اس تقریب کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے بعض معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔ اس خصوصی اجلاس میں درج ذیل معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

سکاٹ لینڈ کے مکرم طاہر سلمیٰ صاحب، مبلغ سلسلہ، مکرم مولانا الحسن بشیر صاحب، امیر و مشنری انچارج گیانا، وان کی میئر کے نمائندہ، ڈپٹی میئر اور کونسلر Michael DiBaise صوبائی اسمبلی انٹاریو کے رکن Gregory Sorbara، وفاقی اسمبلی کے رکن Jim Karygainnis، صوبہ انٹاریو کے وزیر صحت عزت مآب Tony Clement صوبہ انٹاریو کے ڈپٹی پریمیئر اور وزیر خزانہ عزت مآب Jim Flahert، وفاقی وزیر دفاع عزت مآب Art C. Eggleton نے حاضرین سے خطاب کیا اور وزیر اعظم کینیڈا اور وزیر اعلیٰ انٹاریو کے نمائندوں نے جلسہ سالانہ کے متعلق تہنیت کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

ان معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد مکرم امیر صاحب نے مرکز کے خصوصی نمائندہ مکرم نواب منصور احمد خان صاحب کا تعارف پیش کیا۔ بعدہ مکرم نواب صاحب نے حاضرین سے اسلام میں امن کا تصور کے موضوع پر سیر حاصل اختتامی خطاب فرمایا۔

مستورات کے حصہ میں نومبائع احمدی خاتون محترمہ امتہ الشکور صاحبہ نے قبول احمدیت کا ایمان افروز واقعہ سنایا۔ ان کے بعد محترمہ جبین خان صاحبہ نے شادی کی کامیابی اور کامرانی کے سنہرے اصولوں پر روشنی ڈالی۔

ان دو تقاریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ کی حرم محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے ازراہ شفقت خواتین سے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا اور نئی نسل کی تربیت اور دعوت الی اللہ کے فرائض کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

ان تین تقاریر کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے معزز مہمانوں کے خطابات اور مکرم نواب منصور احمد خان صاحب کا علمی و تحقیقی خطاب ٹی وی سیٹ کے ذریعہ براہ راست سنا اور دیکھا گیا۔

اختتامی اجلاس کے بعد معزز مہمانوں کی خدمت میں شاندار ظہرانہ پیش کیا گیا۔ جس میں ایک ہزار کے لگ بھگ مہمانوں نے شرکت کی۔

امسال پہلی مرتبہ Video Streaming کے ذریعہ مہمان خصوصی مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ کی ساری تقاریر اور آخری دن کا اجلاس M.T.A. انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک مقاصد کو پورا فرمائے، اس میں شامل ہونے والوں کے اخلاص و ایمان میں ترقی عطا فرمائے اور اس جلسہ کی برکات کینیڈا کے طول و عرض میں پھیل جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بارگاہ سے آئندہ بھی اس سے بہتر اور باثمر مساعی کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

اعلانات نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰؍ مئی ۲۰۰۱ء کو مسجد فضل لندن میں بعد نماز عصر تین نکاحوں کا اعلان فرمایا جن میں سے پہلا نکاح عزیزہ منورہ سلطانہ شاہ صاحبہ بنت مکرم منصور احمد شاہ صاحب ساکن لندن کا مکرم ملک مبشر ندیم صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب ساکن کرائیڈن کے ساتھ مبلغ نوہزار پاؤنڈز حق مہر پر طے پایا۔

دوسرا نکاح عزیزہ شوکت بیگم ہادی بنت مکرم محمد عبدالہادی صاحب ساکن لندن کا مکرم ڈاکٹر اے۔ وی۔ محمد زکریا ابن مکرم احمد آیت الرحمٰن صاحب ساکن ڈھاکہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پاؤنڈز حق مہر پر طے پایا۔

تیسرا نکاح عزیزہ خدیجہ احمد صاحبہ بنت مکرم ملک ظفر احمد صاحب اور مکرمہ عائشہ صاحبہ (بنت مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب) ساکن کینیڈا کا مکرم سلیم احمد طاہر صاحب ابن مکرم کریم احمد طاہر صاحب ساکن کینیڈا کے ساتھ مبلغ تیس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر طے پایا۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے مسنون خطبہ نکاح پڑھنے کے بعد فرمایا کہ میرا دستور تو یہی ہے کہ اگر کوئی گھر کی بچی یا پھر کسی واقف زندگی کی بچی ہو تو اس کا اعلان نکاح کرتا ہوں لیکن آج پہلے دو نکاح ایسے ہیں جن پر بظاہر یہ شرط عائد نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا کہ منصور شاہ صاحب کے متعلق یہ بات قطعی طور پر کہی جاسکتی ہے کہ اگرچہ وہ رسمی طور پر تو واقف زندگی نہیں یعنی ان معنوں میں کہ وہ خود اپنی روزی کماتے ہیں لیکن ہمہ وقت وہ سلسلہ کے لئے وقف رہتے ہیں اور اس سلسلہ میں کوئی بھی شک نہیں کہ در حقیقت وہ واقفین کے درجہ اول میں شمار ہونے کے لائق ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے عزیزہ شوکت ہادی کے متعلق فرمایا کہ اس بچی کو بچپن سے ہی مجھ سے بہت پیار ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان کے میاں بھی اگرچہ واقف زندگی تو نہیں مگر در حقیقت وہ اور ان کے ابا اور ان کا سارا خاندان غیر معمولی اخلاص رکھتے ہیں۔ اعلانات نکاح اور ایجاب وقبول کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

☆......☆......☆......☆

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶؍ جولائی ۲۰۰۱ء کو مسجد فضل لندن میں بعد نماز عصر حسب ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

۱۔ عزیزہ فوزیہ قانتہ شاہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم میاں عبدالوہاب محمود صاحب مبلغ پچیس ہزار امریکن ڈالرز حق مہر پر طے پایا۔

۲۔ عزیزہ صائمہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم عطاء القدوس صاحب ابن مکرم عبدالمنان صاحب ساکن کینیڈا کے ساتھ تیس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر طے پایا۔

اس موقعہ پر خطبہ مسنونہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آیات جو قرآن کریم کی آپ کے سامنے تلاوت کی گئی ہیں یہ مسنون آیات ہیں جو آنحضرت ﷺ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ ان میں غیر معمولی زور تقویٰ پر دیا گیا ہے۔ اگر دونوں فریق تقویٰ پر عمل کریں گے تو انسان کی ہر چیز اچھی ہو جائے گی۔ تقویٰ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بگڑا ہوا معاملہ درست ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کے درمیان سچا تعلق جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ہے قائم ہو جاتا ہے۔ ظاہری شکل وصورت کا بھی ایک تعلق ہوتا ہے اس سے انکار نہیں مگر سچا تعلق تو دل کی نیکی سے ہے۔ اگر دل کی نیکی کسی خاوند کو پسند آجائے اور دل کی نیکی اگر کسی بیوی کو پسند آجائے تو وہ دائمی تعلق ہے ورنہ شکلیں تو بگڑ بھی جاتی ہیں۔ مَیں نے خود دیکھا ہے بعض حادثوں میں نہایت ہی خوبصورت بچیوں کی شکلیں اتنی بری بگڑی تھیں کہ دیکھنے سے خوف آتا تھا۔ جو دل کی خوبی ہے وہ ہمیشہ بڑھتی جاتی ہے۔ وہ دن بدن جوان ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے یہ میری دعا ہے کہ جن رشتوں کا مَیں اعلان کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ دونوں طرف دل کی نیکیاں عطا فرمائے جس کے نتیجہ میں ان کی سچی محبت ہمیشہ بڑھتی چلی جائے۔

اعلانات نکاح اور ایجاب و قبول کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کہ آنحضرت ﷺ پر جو قرآن نازل ہوا اس کی محض لفظی حفاظت کا ہی نہیں بلکہ معنوی حفاظت کا بھی وعدہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی کے حوالہ سے بتایا کہ انسان کے ہر عمل کا ریکارڈ رکھا جا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس دنیا میں ریکارڈ کا نظام اتنا مکمل ہے تو کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاں ایسا انتظام نہ کیا ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے حوالہ سے بھی حفاظت کے موضوع پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ حفاظت تو اللہ تعالیٰ کی ہے مگر انسان پابند ہے کہ تدبیر کے ذریعہ اپنی حفاظت کی کوشش کرے۔ حضور نے ایک الہامی دعا کا بھی ذکر فرمایا جو یہ ہے "یَاحَفِیْظُ یَاعَزِیْزُ یَارَفِیْقُ"۔

ہومیوپیتھی طریق علاج کے ذریعہ

خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے

دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

نمبر ۱۴

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اورتوسّط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔ (مدیر)

قریشی داؤد احمد صاحب ساجد مبلغ سلسلہ برطانیہ لکھتے ہیں:

گھانا مغربی افریقہ میں قیام کے دوران ہومیوپیتھی طریق علاج سے غیر معمولی شفا کے بہت سے واقعات پیش آئے جن میں سے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

☆......☆......☆......☆

ٹیما (Tema) مشن ہاؤس میں ہمارا سکول ہے۔ سکول کی ایک عیسائی ٹیچر کا بیٹا جس کی عمر یونے دو سال کے قریب تھی اس کی ٹانگیں بہت کمزور تھیں اور وہ سارا دن بیٹھا رہتا تھا۔ کھڑا نہیں ہو سکتا تھا، چلنے کا تو سوال ہی نہیں تھا۔ خاکسار کی اہلیہ نے مکرم ڈاکٹر محمد ظفراللہ صاحب کی اہلیہ ڈاکٹر مبشرہ نسیم صاحبہ سے اس بارہ میں بات کی چنانچہ اس بچے کو ہومیوپیتھک نسخہ برائیٹا کارب Bryta Carb 200 میں اور نیٹرم میور اور کالی فاس (Natrum Mur + Kali Phos 6X) میں دی گئی۔ الحمدللہ کہ دو ماہ تک یہ نسخہ استعمال کرنے کے بعد بچے نے چلنا شروع کر دیا۔ وہ عیسائی ٹیچر ہومیوپیتھک کی اتنی قائل ہوئی کہ ہر ایک کو بتاتی تھی بلکہ اس نے ہمیں اپنے گھر دعوت پر بلایا اور اس کے خاوند نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

☆......☆......☆......☆

ہم نے ٹیما مشن ہاؤس (گھانا) میں مرغیاں پال رکھی تھیں۔ چنانچہ مرغی کے ایک چوزے کو جس کی عمر تقریباً دو ماہ ہوگی کسی بچے نے پتھر مارا اور اس کی ایک ٹانگ کی ہڈی اس طرح ٹوٹ گئی کہ دونوں ہڈیوں میں واضح فاصلہ ہو گیا اور وہ چوزہ بڑی تکلیف میں تھا۔

ہم نے اسے آرنیکا ایک ہزار (Arnica 1000) کی ایک خوراک دے دی اور گمان تھا کہ یہ تو اپنی جگہ سے ہلنا بھی مشکل سے ہے، ٹھیک کھانا نہ ملنے کی وجہ سے چند دنوں کا مہمان ہے۔ یہ ایک تجربہ تھا لیکن ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب دو تین دن کے بعد اس چوزے نے تھوڑا تھوڑا پاؤں زمین پر لگا کر چلنا شروع کر دیا۔ خاکسار کی اہلیہ نے اسے آرنیکا ۱۰۰۰ کی ایک اور خوراک دی۔

الحمدللہ کہ وہ چوزا بعد میں بڑا ہوا بلکہ مرغی بنا۔ کتنی دفعہ انڈے دئے اور بچے نکالے اور ہم کئی دفعہ اس کو پکڑ کر دونوں ٹانگوں کو ٹٹول کر دیکھتے تھے لیکن کوشش کے باوجود کبھی یقین سے نہیں کہہ سکے کہ کون سی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹی تھی۔

☆......☆......☆......☆

خاکسار کی شادی کے چند سال بعد ہمارے ہاں

باقی صفحہ نمبر ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Partner Of Central Pacific University USA / Prometric Testcenter

Tel :0049+511+404375 & 0049+1703826764 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: profi.it.trani.center@t-online.de Website: www.profiittraining.de

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER GERMANY

we are offering courses for example,FCS,BCS, MCS.PhD,MCSE,MCDBA, MCSE+A+,MCP+Seit bulding=Webmaster,CCNA,CCNP,Oracle 8i,Oracle Developer, Microsoft Access, Microsoft Visual Basic 6.0, HTML, DHTML,XML, Java Programming, Java Script,C&C++

Charges for accommodation and food per day 8- only

فرانکفورٹ اور اس کے گردونواح میں رہنے والے احباب کے لئے خصوصی سہولت۔ آپ ہمارے بیت السبوح کے ساتھ ملحقہ دفتر سے تفصیلی معلومات مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں

Ask Consultants

Bertaung. Finanzdienstleistungen & Immobiliengesellschaft

حکومت جرمنی ذاتی مکان خریدنے والوں کی ۱۰۰۰۰۰ مارک اور زائد رقم سے مدد کرتی ہے۔ آپ بھی یہ مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ ذاتی مکان خریدنے، بنانے نیز قرضہ کی سہولت اور حکومت سے حاصل ہونے والی مدد کے سلسلہ میں تفصیلی معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Khawaja Mohammad Aslam & Ahsan Sultan Mahmood Kahloon

Berner Strasse 60 - 60437 Frankfurt am Main. Tel 069-950 95940

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت چودھری محمد عبداللہ خانصاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲؍نومبر ۲۰۰۰ء میں شائع اشاعت اپنے مضمون میں مکرم عبدالمالک صاحب نے حضرت چودھری محمد عبداللہ خانصاحبؓ کے متعدد ایمان افروز واقعات رقم کئے ہیں۔

حضرت چودھری صاحبؓ جب روپڑ میں سرکاری نوکری پر متعین ہوکر آئے تو ایک ہوشیار غیراحمدی نے کسی احمدی سے اخبار الفضل لیا اور اُسے اپنی سامنے والی جیب میں ڈال کر آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی ملازمت کی درخواست پیش کردی۔ انٹرویو کے دوران آپؓ نے اُس سے پوچھا کہ اُس کی جیب میں کیا ہے تو اُس نے فوراً اخبار نکال کر دکھایا کہ یہ میرا اخبار ہے۔ آپؓ نے اخبار اپنے ہاتھ میں لیا، پتہ کی چٹ دیکھی جس پر کسی اَور کا نام تھا، آپ مسکرائے اور اخبار اُسے واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ میاں صاحبزادے! آپ نے اخبار کا بوجھ اٹھانے کی ناحق تکلیف کی، اس کے بغیر بھی آپ آتے، آسامی خالی ہوتی اور آپ اس کے قابل ہوتے تو مَیں آپ کی مدد کرتا۔ آپ کل صبح سے فلاں جگہ ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں مگر یہ اخبار اُس کو واپس کردیں جس سے آپ نے لیا تھا۔

مکرم شیخ ذکاءاللہ صاحب کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں ایک غریب آدمی آپؓ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ایک SDO کے پاس چپڑاسی کی آسامی خالی ہے، آپؓ میری سفارش کردیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ مَیں تو اُس افسر کو جانتا تک نہیں۔ اُس نے کہا کہ آپؓ کو سب جانتے ہیں۔ مَیں نے آپؓ سے کہا کہ آپؓ سفارش کردیں، اِس کا کام ہو گیا تو بہتر ورنہ آپؓ کی شان کونسی کم ہوجائے گی۔ اس پر آپؓ مسکرائے اور اُس شخص کو اپنی موٹر میں بٹھاکر سات آٹھ میل دُور اُس افسر کے پاس پہنچے۔ اُس نے آپؓ کو دیکھا تو بڑی اچھی طرح استقبال کیا اور کہا کہ آپؓ نے آنے کی تکلیف کیوں کی، مجھے کہا ہوتا۔ آپؓ نے فرمایا کہ مَیں تو صرف ثواب حاصل کرنے کیلئے آیا ہوں ورنہ مَیں اِس شخص کو بالکل نہیں جانتا۔ چنانچہ اُس شخص کو ملازمت مل گئی۔ واپسی پر آپؓ نے مجھے فرمایا کہ مَیں اسی لئے احمدی بھائیوں کی صحبت اختیار کرتا ہوں کہ اس سے نیکی کی تحریک ہوتی ہے۔

قصور میں میونسپل کمیٹی کی رکنیت کے لئے ایک انتخاب ہوا۔ اپنی پسند کے امیدوار کے لئے آپ نے اپنے دفتر کے چپڑاسی سے اُس کے ووٹ مانگے جو پندرہ تھے۔ اُس نے انکار کیا بلکہ بدتمیزی بھی کی۔ بعد میں آپؓ کا مخالف امیدوار کامیاب ہوگیا اور اُس نے ایک جلوس نکالا جس میں اُس چپڑاسی نے آپؓ کو گالیاں دیں۔ آپؓ نے اُسے طلب کیا اور اس بارہ میں دریافت کیا۔ اُس نے کہا کہ آپؓ کے پاس اختیار ہے، آپ چاہیں تو مجھے برطرف کرسکتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ تمہیں برطرف کرنا کہاں کی مردانگی ہے۔ مَیں تمہیں ترقی دے کر محرر بناتا ہوں۔ بعد میں وہ شخص آپؓ کا اتنا گرویدہ ہوگیا کہ جان نثار کرنے کو تیار رہتا۔

قصور کی میونسپل کمیٹی کی چونگی کا سپرنٹنڈنٹ جب ریٹائرڈ ہوا تو اُس نے اپنے احراری بیٹے کے کہنے پر آپؓ کو گالیوں سے بھرے ہوئے خط لکھنے شروع کردیئے۔ کچھ عرصہ بعد اُس کے بیٹے کی ملازمت کے لئے سفارش کی ضرورت پڑی تو وہ کئی جگہوں سے ہوتے ہوئے آخر آپؓ کے پاس آئے اور عاجزی سے سفارش کرنے کی درخواست کی۔ آپؓ نے اُنہیں اُن کے سلوک کے بارہ میں یاد تک نہ دلایا اور اُنہیں لے کر متعلقہ انگریز افسر کے پاس گئے۔ اُس کو اپنا تعارف کروایا اور پھر گالیوں سے بھرا ہوا اُس نوجوان کا خط اُس افسر کو دکھاکر فرمایا کہ مَیں اِس شخص کی سفارش کرنے آیا ہوں۔ افسر پر اتنا اثر ہوا کہ اُس نے فوراً آپؓ کی سفارش مان لی۔

تقسیم ہند سے پہلے ایک بار حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ جمشید پور تشریف لائے جہاں حضرت چودھری صاحبؓ تعینات تھے۔ آپؓ کی درخواست پر حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ نے تپدق کی ایک خاص دوا تیار کی جس پر ایک ہزار روپیہ خرچ آیا اور پھر فرمایا کہ یہ دوا صرف مفت تقسیم کی جائے۔ آپؓ نے ایسا ہی کیا اور یہ ساری دوا غرباء کے علاج کے لئے مفت تقسیم کردی۔ اس مقصد کے لئے آپؓ نے اپنی کچھ جائیداد بھی فروخت کی اور رقم غرباء میں تقسیم کردی۔

ایک صبح ایک خاکروب آپؓ کی رہائشگاہ پر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اُسے ملازمت سے برطرف کردیا گیا اور اگر وہ بحال نہ ہوا تو اُس کے بچے بلک بلک کر مر جائیں گے۔ آپؓ نے اُس کی کہانی سنی اور دفتر جانے سے پہلے موٹر میں اُسے بٹھاکر اُس کے افسر کے پاس لے گئے اور فرمایا کہ مَیں آپ سے واقف نہیں، آپ کے دفتر میں فلاں خاکروب کو ملازمت سے فارغ کردیا گیا ہے، مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ اُس کا قصور کیا ہے۔ اُس نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے نتیجہ میں اُس کے بچے فاقہ کشی کا شکار ہو جائیں گے۔ حالانکہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہیں تاہم مَیں انسانیت کے ناطے سفارش کرتا ہوں۔ اس پر اُس افسر نے خاکروب کی فوری بحالی کا حکم جاری کردیا۔

......❁......❁......❁......

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۴؍نومبر ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت محترم محمود الحسن صاحب کی ایک غزل سے چند اشعار ہدیۂ قارئین ہیں:-

یہ اَور بات دل ہی سکوں چاہتا نہ تھا
مَیں جانتا ہوں درد مرا لادوا نہ تھا
ہم جانتے تھے عشق میں جاں کازیاں بھی ہے
جو ہے ہمارا عشق کوئی حادثہ نہ تھا
اپنے کئے پہ خود ہی پشیماں ہوئے تھے تم
لیکن ہمیں تو آپ سے کوئی گلہ نہ تھا
کچھ بھی نہ دے سکے دلِ ایذا طلب کو تم
غم بھی دیا تو وہ بھی غمِ جانگزا نہ تھا
جب وہ نہ تھے تو اَور بھی کیا تھا ہمارے پاس
وہ تھے ہمارے پاس تو پھر اَور کیا نہ تھا

......❁......❁......❁......

کوہستانِ نمک - کھیوڑہ

کوہستان نمک (کھیوڑہ) کی سترہ منزلہ اور ۱۲۰؍کلومیٹر لمبی کان سطح سمندر سے نوسو فٹ بلند ہے۔ اس میں دنیا کا ۸۰ فیصد قدرتی نمک پایا جاتا ہے۔ یہ ۲۶۰؍کلومیٹر لمبے اور ۱۶؍کلومیٹر چوڑے پہاڑی سلسلے پر مشتمل ہے اور ۳۲۷؍ق۔م پرانی ہے۔ صدیوں سے یہاں سے نمک کی پیداوار حاصل کی جارہی ہے۔ سکندر اعظم کی فوج کے ایک جرنیل نے بھی اپنی سوانح عمری میں اس کا ذکر کیا ہے۔ سولہویں صدی میں اَسپ خان نے مغل بادشاہ اکبر کو اس شرط پر نمک کے اس پہاڑ کی تفصیلات فراہم کیں کہ بادشاہ اُس کو انعام کے طور پر تمام کو ہکنوں کے معاوضہ کے برابر رقم دے گا۔ "آئین اکبری" میں کھیوڑہ کا ذکر تفصیل سے آیا ہے۔ ۱۸۰۹ء میں یہ کان سکھوں کی عملداری میں چلی گئی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اس پر کافی ٹیکس لگادیا۔ ۱۸۴۹ء میں انگریزوں نے پنجاب پر قبضہ کرلیا اور یہ کان اُن کے تصرف میں آگئی۔ اُس وقت نمک گھوڑوں، گدھوں پر لاد کر دریا تک لایا جاتا تھا اور کشتی کے ذریعہ وہاں سے دریا کے پار بھیجا جاتا تھا۔ چونکہ کھیوڑہ کے چشمے بھی نمکین تھے اس لئے یہاں کی آبادی کو پینے کے لئے میٹھا پانی لکڑی کی ایک نالی کے ذریعہ مٹھاپتن سے ۱۸۵۳ء میں مہیا کیا گیا۔ ۱۸۵۶ء میں سڑک کے ذریعہ کھیوڑہ کو پنڈدادنخان سے ملادیا گیا۔ ۱۸۷۲ء میں پہلی دفعہ اس کان پر ماہر مائننگ انجینئر کا تقرر کیا گیا اور کان کنی کا کام سائنسی بنیادوں پر شروع کیا گیا۔ ۱۸۸۶ء میں دریائے جہلم پر پُل تعمیر کرکے کھیوڑہ کو ریل کے ذریعہ بقیہ ملک سے منسلک کردیا گیا۔ ۱۹۰۲ء میں کان کنوں کے لئے ایک ہسپتال تعمیر کیا گیا۔ ۱۹۱۸ء میں جانوروں کی بجائے سٹیم انجن کے ذریعہ کان سے نمک نکالنے کا کام شروع ہوا۔ ۱۹۲۴ء میں کان میں بجلی مہیا کرنے کے لئے جنریٹر نصب کئے گئے جو ڈیزل سے چلتے تھے۔ ۱۹۳۳ء میں سٹیم انجنوں کی جگہ الیکٹرک انجن متعارف کروائے گئے۔ ۱۹۷۱ء میں واپڈا نے کان میں بجلی فراہم کردی جس کے بعد جنریٹر صرف ایمر جنسی استعمال کے لئے استعمال ہونے لگے۔

اس کان کی سترہ منزلوں میں دن رات نمک کی کھدائی کا کام جاری رہتا ہے۔ اس کی ۱۲۰؍کلومیٹر سے زائد لمبائی میں صرف تین کلومیٹر کا علاقہ سیاحوں کے لئے مختص ہے۔ اس مخصوص علاقہ میں مختلف رنگوں کے نمک سے تراشی گئی اینٹوں کی ایک خوبصورت مسجد ہے جس میں باقاعدہ صفیں بچھاکر نماز کا انتظام کیا گیا ہے۔ نمک کی دیواروں کے درمیان خلا رکھا گیا ہے جس میں بجلی کے بلب نصب ہیں۔ بلب روشن ہوں تو قدرت کے اس شاہکار کی بے ساختہ داد دینی پڑتی ہے۔

ایک جگہ رِستے ہوئے نمکین پانی نے جمع ہوکر سات فٹ اونچی ایک سفید خوبصورت پہاڑی بنادی ہے جو دُور سے برف کی پہاڑی معلوم ہوتی ہے۔ ایک بڑا کمرہ شیش محل کہلاتا ہے جس کی دیواریں صدفیصد ٹرانسپیرنٹ نمک سے بنائی گئی ہیں جو منشور کی طرح مختلف رنگ کی شعاعیں منعکس کرتا ہے۔ کان کے اندر ایک غار بھی ہے جو ایک میٹر چوڑی، چھ فٹ اونچی اور ایک سو فٹ لمبی ہے۔ اس غار کے اندر ایک درخت کے دبے ہوئے آثار ملتے ہیں جس کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اسے آگ لگائیں تو لکڑی ربڑ کی طرح بو دیتی ہے لیکن آگ نہیں پکڑتی۔ یہ غار بھی خالص ترین ٹرانسپیرنٹ نمک سے بنی ہے۔ یہاں اگر دیاسلائی جلائیں تو بہت زیادہ روشنی پیدا ہوتی ہے۔

کان میں کئی جگہ چشمے جاری ہیں جن کا پانی کان میں موجود چھوٹے بڑے گڑھوں میں جمع ہوکر اُنہیں تالاب کی شکل دیدیتا ہے۔ ایسے تالابوں کی تعداد اسّی کے قریب ہے۔ کان میں تازہ ہوا کی آمد اور پرانی ہوا کے اخراج کے لئے بارہ روشن دان ہیں جبکہ پانچ مرکزی دروازے بنائے گئے ہیں جنہیں ایمر جنسی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

یہ معلوماتی مضمون مکرم نعیم طاہر سون صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹؍اگست ۲۰۰۰ء کی زینت ہے۔

......❁......❁......❁......

اعزازات

☆ مکرمہ منورہ صدیقہ صاحبہ آف اسلام آباد کو M.Sc (نفسیات) کے سمیسٹر ۲۰۰۰ء میں اوّل آنے پر طلائی تمغہ، سند اور نقد انعام سے نوازا گیا۔

☆ مکرمہ سمیعہ ناز صاحبہ آف ربوہ کو گورنمنٹ نشتر میڈیکل کالج ملتان میں BDS کے سالِ سوم میں دوم آنے پر میڈل اور سند سے نوازا گیا۔

☆ مکرمہ حبیبۃالصبور صاحبہ آف کوئٹہ نے F.Sc (پری میڈیکل گروپ) میں بلوچستان بورڈ میں طالبات میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ مکرم طارق احمد صاحب آف ربوہ نے فیصل آباد ڈویژنل اوپل مارشل آرٹس کک باکسنگ چیمپئن شپ میں تمام مقابلوں میں اوّل آکر ٹرافی اور سند حاصل کی ہے۔

☆ ۴۲ویں قومی تیراکی چیمپئن شپ ۲۰۰۰ء میں مکرم منور لقمان صاحب نے دو نقرئی اور چار کانسی کے تمغے حاصل کئے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

01/10/2001 - 07/10/2001

Muslim TV AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 1st October 2001

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.50 Children's Class: By Huzoor - Class No.150 Part 1 / Rec.03.07.99
01.20 Children's Workshop: Prog. No.12
01.45 MTA USA
02.50 Rohani Khazaine: Quiz Programme No.25 Organised by Jamaat Ahmadiyyat Rabwah
03.35 Rencontre avec les Francophones
04.35 Learning Chinese: Lesson No.235
05.00 Liqa Ma'al Arab: With Hazoor Session No.396 – Rec.28.04.98
06.00 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00 Moshaira
07.55 Rohani Khazaine: Quiz Programme ®
08.30 MTA Travel
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.396®
10.00 Indonesian Service: F/S by Hadhrat Khalifatul Masih IV With Indonesian Translation
11.00 Children's Class: By Hazoor ®
11.30 Learning Chinese: Lesson No.235 ®
12.00 Tilawat, News
12.35 Bangali Service: Various Items
13.35 Rencontre Avec Les Francophones ®
14.45 MTA USA ®
15.45 Children's Class: By Hazoor ®
16.25 Learning Chinese: Lesson No.235 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 Rencontre Avec Les Francophones ®
19.15 Liqa Ma'al Arab: With Hazoor ®
20.15 Turkish Programme: Discussion An Introduction to Ahmadiyyat Prog.No.6
20.45 Majlis e Irfan with Urdu Speaking Friends ®
21.45 Rohani Khazaine: Quiz Prog. ®
22.20 MTA USA: ®
23.20 Learning Chinese: Lesson No.235 ®

Tuesday 2nd October 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.55 Children's Corner: With Huzoor Class No.150 – Rec.03.07.99 –Final Part
01.30 Children's Corner: Yassranal Quran Class No.15
02.00 Tarjamatul Quran : By Huzoor. Lesson No.210 Rec: 05.11.97
03.05 Medical Matters: Topic 'Fractures'
03.30 Mulaqat With Bengali Friends: Rec: 25/09/01
04.30 Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.18
05.05 Urdu Class: By Hazoor. Class No. 272 Rec: 19/04/97
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.00 Pushto Programme: Friday Sermon With Pushto Translation Rec: 25/02/00
07.55 Medical Matters: 'Fractures' ® Produced by MTA Pakistan
08.15 Seerat Sawahana Sahaba Hadhrat Masih Maud (AS)
09.00 Urdu Class: Lesson No.272 – Rec.19.04.97 ®
09.50 Indonesian Service: Various Programmes
10.50 Children's Class: By Hazoor ®
11.25 Le Francais C'est Facile: Lesson No.18 ®
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Service: Various Items
13.35 Bengali Mulaqat: Rec.25.09.01 ®
14.55 Tarjumatul Quran Class: By Huzoor ® Lesson No.210 – Rec.05.11.97
16.00 Children's Class: By Hazoor ®
16.35 Children's Corner: Yassranal Quran No.15®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: Learning French No.18 ®
18.50 French Service: Various Items
19.15 Urdu Class: Lesson No.272 ®
20.25 MTA Norway: Book reading No. 16 Presented by Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib
20.50 Bengali Mulaqat: Rec.25.09.01 ®
21.50 Medical Matters: 'Fractures' ®
22.10 Tarjumatul Quran Class: Class No.210 ®
23.20 Le Francais C'est Facile: Lesson No. 18 ®

Wednesday 3rd October 2001

00.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00 Children's Corner: Hikayatee Shereen
01.15 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items Produced by MTA Pakistan
01.45 Al Maidah: 'Peppers stuffed with meat'
02.00 Tarjumatul Quran: With Hazoor Class No.211
03.00 MTA Lifestyle: Perahan 'Stained Glasss'
03.25 Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec:19.04.00
04.25 Learning Languges: Urdu Asbaaq No.65 Hosted by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
04.55 Liqa Ma'al Arab:
06.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
07.00 Swahili Programme: Revelations Host: Abdul Basit Shahid Sahib
07.45 Swahili Programme: Darsul Hadith
08.10 MTA Lifestyle: Perahan, Stained Glass®
08.35 MTA Lifestyle: Al Maidah: How to prepare Peppers with Minced Meat ®
09.00 Liqa Ma'al Arab: ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
11.25 Urdu Asbaaq: Lesson No.65 ®
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Shrompachar: Various Items
13.35 Atfal Mulaqat: With Huzoor Rec: 19/04/00 ®
15.00 Tarjamtatul Quran: Class No.211 ®
16.05 Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
16.30 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.65 ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: Mulaqat
19.15 Liqa Ma'al Arab: ®
20.30 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.30 Taaroof: Guest- Iqbal Shams Ahmad Sb. Host: Muhammad Azam Akseer Sb. Produced by MTA Pakistan
21.55 Tarjumatul Quran Class: By Hazoor ®
23.00 MTA Lifestyle: Perahan ®
23.25 Urdu Asbaaq: Lesson No.65 ®

Thursday 4th October 2001

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.50 Children's Corner: Guldasta No.61
01.15 Children's Corner: Various Items
01.45 Homeopathy Class: Lesson No. 46 Rec: 22.11.94
02.50 Aina: A reply to allegations made in the Newspapers against Ahmadiyyat – Part 2 Host: Laiq A. Abid Sb.
03.30 Q/A Session: With Hazoor Rec.30.01.00 With participants of Lajna Refresher Course
04.30 Learning Languages: Learning Chinese Lesson No.13 with Usman Chou Sb.
05.00 Flag Hosting & Friday Sermon Jalsa Salana Germnay / Rec.24.08.01
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
06.55 Sindhi Programme: Righteousness of saying Prayers in congregation
07.50 Aina: ®
08.30 Documentary: Sanati Numaish 2000 – Part 2 Organised by Majlis Khuddamul Ahmadiyya
09.05 Flag Hoisting & Friday Sermon ®
10.05 Indonesian Service: Various Items
11.00 Children's Corner: Guldasta No.61
11.25 Learning Chinese: Lesson No.13
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Service: F/S Rec.10.11.95 With Bengali Translation
13.45 Q/A Session : With Hazoor Rec.30.01.00®
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.46 ®
16.05 Children's Corner: Guldasta No.61 ®
16.30 Learning Chinese: Lesson No.13 ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 French Programme: Various Items
18.55 Flag Hoisting & Friday Sermon ®
19.55 Documentary: Sanati Numaish ®
20.30 Q/A Session: ®
21.45 Homeopathy Class: Lesson No.46 ®
22.50 Aina: ®
23.30 Learning Chinese: Lesson No.13 ®

Friday 5th October 2001

00.05 Tilawat, MTA News, Dars ul Hadith
00.50 Children's Class: Lesson No.68 (Canada)
01:50 Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends
02.50 Lajna Magazine: Prog. No.14
03.25 MTA Travel: 'A Visit to Shukrana Feed Mill'
04.05 Proceedings of J/S Germnay 2001 Rec.24.8.01
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.50 Siraiky Programme: F/ S – Rec.27.04.01 With Siraiky Translation
07.45 MTA Sports: Badminton Match – Semi Final
08.00 Lajna Magazine: Prog. No.13 ®
08.30 Proceedings of Jalsa Salana Germnay 2001 ®
10.25 Indonesian Service: Various Items
10.55 Bengali Shomprachar: Various Items
11.25 Seeratun Nabi (SAW)
12.00 Darood Shareef
12.00 Friday Sermon: By Hazoor
13.05 Tilawat, Dars Malfoozat, MTA News
13.30 Majlis Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
14.30 MTA Travel: A Visit to Shukrana Feed Mill ®
14.55 Friday Sermon: Rec.05.10.01®
15.55 Children's Class: Lesson No.68 ® Hosted by Naseem Mehdi Sahib
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 French Programme: Source de Limiere Lu vie lu saint Prophete Mohammad (SAW)
18.40 French Programme: Various Items
19.10 Proceeding J/S Germany 2001 ®
21.05 Friday Sermon: By Hazoor ®
22.05 MTA Travel: A Visit to Shukrana Feed Mill ®
22.30 Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
23.30 Lajna Magazine: Prog. No.14 ® Produced by Lajna Imaillah Pakistan

Saturday 6th October 2001

00.05 Tilawat, MTA News, Darsul Hadith
00.30 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Item
01.05 Kehkashan Programme: Hosted by Nafees Ahmad Ateeq Sahib
01.30 Friday Sermon: ®
02.30 Computers for Everyone: Part 118 Presented by Mansoor A. Nasir Sb
03.05 German Mulaqat: Rec.26.09.01 ®
04.05 Jalsa Salana Germany 2001 ®
06.05 Tilawat, News, Darsul Hadith
06.40 MTA Mauritius: Class des Enfants
07.30 Tabbarukat: Speaker Mau. Abdul M.Khan Sb. J/S Rabwah 1973
08.25 J/S Germany 2001 ®
10.25 Indonesian Service: Various Items
11.25 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Item ®
12.05 Tilawat, MTA News
12.35 Bengali Service: Various Items
13.35 German Mulaqat: With Hazoor ®
14.35 Computers for Everyone: Part 118 ®
15.10 Quiz Khutbat-e-Imam: From F/S – 21.01.00
15.55 Children's Class: By Hazoor- Rec.06.10.01
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 French Programme: Classe des Enfants ®
19.00 J/S Germany 2001 : ®
21.00 German Mulaqat: With Hazoor ®
22.00 Computers for Everyone: Part 118 ®
22.35 Children's Class: By Hazoor ®
23.35 Quiz Khutbat-e-Imam: ®

Sunday 7th October 2001

00.05 Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
01.00 Children's Corner: Moshaira Prog. No.2
01.15 Children's Corner: Kudak No.16
01.30 Dars-ul-Quran: Lesson No.13 Rec. 04.01.99
03.00 Hamari Kaenat: No.110
03.30 Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec. 30.09.01
04.30 Learning French: Lesson No.14
04.55 Jalsa Salana Germany 2001
06.05 Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
07.00 Dars-ul-Quran: Lesson No.13®
08.30 Chinese Programme: Islam Among Religions – Pt 8
09.00 Jalsa Salana Germany ®
10.05 Indonesian Programme: Various Items
11.00 Children's Class by Hazoor – Rec.06.10.01 ®
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Service: Various Items
13.30 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.30.09.01
14.30 Hamari Kaenat: No.110 ®
15.00 Friday Sermon by Hazoor Rec.05.10.01®
16.00 Children's Corner: Kudak No.16 ®
16.15 Le Francais C'est Facile Lesson No.14 ®
16.40 Children's Corner: Moshaira ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 English Programme
18.55 Jalsa Salana Germany 2001 ®
20.05 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
21.05 Hamari Kaenat: No.110 ®
21.30 Dars-ul-Quran: No.13®
23.00 Safar Hum Nay Kiya: Muree Galyat
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.14 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, September 28, 2001 | Issue No. 39

جماعت احمدیہ کینیڈا کی سلور جوبلی کے جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و کامران اور با برکت انعقاد

کینیڈا کے دور دراز شہروں کے علاوہ دنیا کے دیگر بیشتر ممالک سے احباب وخواتین کی شرکت،

جلسہ سالانہ میں نوہزار سے زائد افراد کی شمولیت، ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور کینیڈین میڈیا کی بھرپور کوریج۔

وفاقی، صوبائی وزراء اور پارلیمنٹ کی اسمبلیوں کے اراکین کے حاضرین سے خطابات،

وزیر اعظم کینیڈا اور وزیر اعلیٰ اونٹاریو کے پیغامات تہنیت۔

اسلام اور احمدیت کی تاریخ وتعلیمات اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیب سے نجات کے بارہ میں شاندار نمائش

(رپورٹ: ھدایت اللہ ھادی)

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا پچیسواں جلسہ سالانہ ۶/ جولائی سے شروع ہو کر ۸/ جولائی ۲۰۰۱ء کو اختتام پذیر ہوا۔ یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ اپنی اعلیٰ اور شاندار روایات کے ساتھ بیت الاسلام ٹورنٹو کے وسیع و عریض، سر سبز و شاداب اور خوبصورت احاطہ میں منعقد ہوا جس میں مرکز کے نمائندہ خصوصی مکرم نواب منصور احمد خان صاحب، وکیل التبشیر ربوہ نے شمولیت فرمائی اور علمی، تحقیقی اور ایمان افروز خطابات سے نوازا۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی سلور جوبلی کی تقریبات کے پیش نظر امسال تمام شعبہ جات میں وسیع تر انتظامات کئے گئے۔ مسجد بیت الاسلام، مشن ہاؤس، نمائش گاہ، لنگر خانہ، مردوں اور عورتوں کے جلسہ گاہ اور جلسہ کے وسیع وعریض احاطہ کو بڑے اہتمام سے سجایا گیا۔ بیت الاسلام کے داخلی دروازہ کی تزئین وزیبائش قابل دید تھی۔ وسیع وعریض احاطہ لالہ زار اور سر سبز وشاداب کیاریوں سے اٹا پڑا تھا۔ اور رنگ برنگے پھولوں سے لدے ہوئے سبزہ زار ساری فضا کو اپنی بھینی بھینی خوشبوؤں سے معطر کر رہے تھے۔ بیت الاسلام کے احاطہ کے تمام درختوں پر روشنیوں کے قمقمے جگمگ کر رہے تھے۔ الغرض جلسہ سالانہ کا سارا منظر قابل دید تھا اور اس کی جلو میں روحانی مناظر تو اور بھی وجد آفرین تھے۔

کینیڈین میڈیا اور جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ سے قبل مقامی اخبارات نے جلی حروف میں پورے صفحہ پر جلسہ سالانہ کے انعقاد کے اعلانات شائع کئے۔ اور بعض اخبارات نے جلسہ سالانہ کی کاروائی کے کچھ حصے مع تصاویر نمایاں طور پر چھاپے۔ کینیڈین ٹیلی ویژن نے مقامی اور قومی خبروں کے دوران ایک سے زائد بار جلسہ سالانہ کی جھلکیاں دکھائیں۔

پہلا دن

اس جلسہ میں مردانہ اور مستورات کے جلسہ گاہ میں چار چار اجلاس منعقد ہوئے۔ جلسہ سالانہ کا آغاز جمعۃ المبارک کے خطبہ جمعہ سے ہوا جو مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے مسجد بیت الاسلام ٹورنٹو میں ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کا ایک تاریخی فقید المثال روحانی اجتماع ہے۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پر معارف اور بابرکت ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اور جلسہ سالانہ کی حقیقی روح اور اس کے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی۔

پہلا اجلاس

پہلا اجلاس ساڑھے چار بجے شروع ہوا۔ جس کی صدارت مرکزی نمائندہ خصوصی مکرم نواب منصور احمد خان صاحب، وکیل التبشیر ربوہ نے کی۔ اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم نواب صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے جماعت احمدیہ میں جلسہ سالانہ کی تاریخ کا جستہ جستہ جائزہ پیش کیا اور اس کے عالی شان مقاصد پر بھرپور روشنی ڈالی۔

ان کے بعد دوسری تقریر مکرم خلیفہ عبد العزیز صاحب، نائب امیر اوّل کی تھی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کینیڈا کی مختصر تاریخ بیان کی۔ آپ نے اس تاریخ کا آغاز جماعت احمدیہ کے قیام اور لدھیانہ میں بیعت اولیٰ سے کیا اور اس کے شیریں ثمرات کی وسعت اور برکت کا ذکر کرتے ہوئے کینیڈا میں جماعت احمدیہ کے قیام کی تاریخ کا ابتدا سے لے کر دور حاضر تک کی بتدریج ترقی کا جائزہ پیش کیا۔

تیسری اور آخری تقریر مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب، ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن کی تھی آپ نے جماعت احمدیہ کی قرآنی خدمات کے موضوعات پر خطاب کیا اور خاص طور

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

سیّد والا (ضلع شیخوپورہ) پاکستان میں مسجد احمدیہ پر حملہ

قیمتی اشیاء کو لوٹ کر مسجد کو گرادیا گیا اور پھر نذر آتش کردیا گیا

۲۸۔ احمدی مسلمان گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس نے حملہ آوروں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی

(پریس ڈیسک): پاکستان سے آمدہ رپورٹوں کے مطابق مورخہ ۲۶/ اگست ۲۰۰۱ء بروز اتوار سیّد والا ضلع شیخوپورہ میں جماعت احمدیہ کی مسجد پر قریباً ڈیڑھ دو ہزار افراد نے حملہ کیا اور قیمتی سامان لوٹ کر مسجد کو گرادیا گیا۔ نیز مسجد کی عمارت کو آگ لگادی گئی۔ یہ سب واقعہ پولیس کی موجودگی میں ہوا۔

تفصیلات کے مطابق مورخہ ۲۶/ اگست ۲۰۰۱ء کو سیّد والا کی مسجد احمدیہ میں گاؤں کے احمدی احباب سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمنی کے جلسہ میں اختتامی خطاب سننے کے لئے جمع ہوئے تھے کہ پولیس موقع پر پہنچ گئی اور احمدی مسلمانوں سے مسجد خالی کرنے کو کہا۔ پولیس نے کہا کہ احمدیوں کی جانوں کو خطرہ ہے اس لئے مسجد فوری طور پر خالی کردینی چاہئے۔

چنانچہ اسی وقت مستورات کو مکرم بشارت احمد صاحب کے گھر اور مردوں کو مکرم منور احمد صاحب کے گھر منتقل کردیا گیا جہاں ان کے لئے ڈش کے ذریعہ جلسہ جرمنی کے پروگرام دکھانے کا انتظام کردیا گیا۔

اس کے کچھ دیر بعد غیر احمدی مساجد سے جماعت احمدیہ کے خلاف اعلانات شروع ہوگئے اور آناً فاناً ڈیڑھ دو ہزار افراد پر مشتمل ایک ہجوم نے مسجد پر حملہ کردیا۔ حملہ آوروں نے مسجد کے مینار گرادئے۔ مسجد میں رکھے ہوئے قرآن مجید کے نسخے شہید کردئے، چھت پر سے پنکھے اتار کرلے گئے، چھت کو گرادیا گیا اور مسجد کی صفوں میں آگ لگادی جس سے مسجد کی عمارت کا ایک حصہ جل کر راکھ ہو گیا۔

پولیس اس دوران تماشا دیکھتی رہی۔ اس کے بعد ہجوم نے ان گھروں کا گھیراؤ کیا جہاں احمدی مرد وزن اور بچے جلسہ کی کارروائی سن رہے تھے۔ اس اثناء میں پولیس کی مزید نفری، ایس ایس پی اور ڈی ایس پی سمیت وہاں پہنچ گئی۔ انہوں نے مولویوں کی مدد سے کئی احمدی گھروں کی تلاشی لی اور اٹھائیس احمدی مردوں کو گرفتار کرکے تھانہ لے گئی اور حوالات میں بند کردیا۔ پولیس نے گرفتاری کا یہ جواز پیش کیا کہ احمدیوں کو ان کی جانوں کو خطرہ کے باعث گرفتار کیا گیا ہے۔

شر پسند مُلّاں اور ان کے ساتھی ۲۷/ اگست کی صبح بھی مسجد کی عمارت کو نقصان پہنچاتے رہے اور مسجد میں موجود بچی کچھی اشیاء بھی لوٹ لیں۔ پولیس نے کسی کو نہیں روکا۔

مورخہ ۲۸/ اگست کی شام کو پولیس نے زیر حراست اٹھائیس احمدی مسلمانوں کو چھوڑدیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے مخالفین میں سے کسی کو مسجد احمدیہ گرانے اور احمدی گھروں پر حملہ آور ہونے کی بناپر گرفتار نہیں کیا۔

تازہ اطلاعات کے مطابق پولیس نذر آتش شدہ مسجد احمدیہ کے باہر پہرہ دے رہی ہے اور احمدی دوکانداروں نے اپنی دوکانیں کھول دی ہیں۔

احباب جماعت سے پاکستان میں بسنے والے احمدی مسلمانوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور ان ظالموں کی گرفت فرمائے جو اسلام اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے مقدس نام پر ایسی غیر اسلامی اور ظالمانہ کارروائیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً.

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔